مالک مولانا مولوی محمد حسین صاحب نقشبندی مجددی

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب

حمد خدای قادر بیچون و بیچگون کہ درین زمان سعادت مشحون کتاب مستطاب مشتمل بر حالات و کرامات
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ مسمی بہ

ارتحال مجددی
وصال احمدی

تالیف و تصنیف ناظم و نثار شیرین بیان سخن سنج جناب منشی محمد اعزاز الدین احمد صاحب
مالک کتب خانہ عام و گلدستہ حدیقہ حامدی متخلص بہ اعزاز صدیقی نقشبندی و مجددی رامپوری

مطبع شد در مطبع مولوی محمد علی مسمی بہ مطلع العلوم مراد آباد

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین حبیب رب العالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔ بعدہ بندۂ گنہگار امیدوار مغفرت کردگار جل جلالہ وعم نوالہ خادم خادمانِ حضرات نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم کمترین **محمد اعزاز الدین احمد** بن مولوی محمد ظہور الدین احمد المعروف بظہور عالم صدیقی نسباً ونقشبندی مجددی طریقۃً غفر اللہ لہ ولوالدیہ عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ **وصال احمدی** بزبانِ فارسی تصنیف حضرت شیخ محمد بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ چونکہ فارسی زبان سمجھنے کی ہر شخص میں استعداد نہیں ہوتی ہے۔ اس سبب سے اس عاجز نے واسطے نفع خاص وعام کے ہر صفحہ کو دو حصہ کیا۔ ایک پر تو عبارت حضرت شیخ صاحب ممدوح نقل کیا۔ اور دوسرے پر مقابل میں اسکا ترجمہ اردو لکھا۔ اور بعد اسکے شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم مع تاریخ ولادت ووفات مع جائے مزار پر انوار اور اسکے بعد نسب نامہ مجددیہ رضی اللہ عنہ از ابو البرکات اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت مجددنا ومرشدنا سیدنا محمد ولی النبی صاحب ظلہ العالی منظوم لکھکر برادرانِ طریقت کی خدمت میں پیش کیا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرما کر اپنی محبت وشفقت عطا فرماوے۔ حضرات ناظرین سے التماس ہے کہ جن صاحبوں کو یہ رسالہ پسند آوے وہ دعا اس نیاز مند کے واسطے کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الموت جسرا یوصل
الحبیب الی الحبیب واظهر فی ارتحال اولیاء
کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق
الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء
واشراق شموس الکرامات فی مشارق
ایادی الاحیاء والصلوة والسلام علی
من اعجز الخلائق بالمعجزات وظهر
معجزاته فی الاولیاء بصورة الکرامات
وعلی آله واصحابه واتباعه
اجمعین

اما بعد کمترین خاکساران آستانه اولیاء
وکهترین نیازمندان ورثه انبیاء فقیر بدر الدین
ابن شیخ ابراهیم النقشبندی الاحمدی شهیر بالسهرندی
سوطناً می نماید که بعضے از عزه اصحاب ایشان از این حقیر
درخواست کردند که کلمه چند در بیان بعضے خوارق
وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد
اعلم الزمان واکمل الوقت مجدد الملة محدث الائمة
شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی
قدسنا الله سبحانه بسره الاقدس که تعمیل

جمیع حمد وثنا اُس خدائے پاک کو زیبا ہے جسنے موت کو پُل گردانا
اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جاوے۔ اور
اپنے دوستوں کی کوچ فرمانے میں بہت سی عجیب وغریب
امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستوں کی ہاتھوں کی بادلوں سے
ہزارہا تجلیاں کرامت کی چمکادیں۔ اور اُنکی ہاتھوں کے
مشرق سے صدہا آفتاب کرامت کی دکھادیئے۔ اور
درود وسلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے
خلائق کو عاجز بنایا۔ اور اولیاے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور اُنکی اولاد
واصحاب اور جملہ متبعین پر درود وسلام ہو۔
اسکے بعد فقیر حقیر خاکسار آستانہ اولیاے کرام
اور کمترین نیازمند ورثہ انبیاے عظام شیخ بدر الدین
پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سہرند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت قدس سرہٗ
نے اِس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمہ بیان میں
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب
اور غوث الاوتاد اعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملة
محدث الائمہ شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کے

بیش از ارتحال از قبیل بار ارتحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و ما یقارنه از آنحضرت بظهور رسیده
اند در قید تحریر آرد و کراماتے که بعد وصال
ایشان ظاهر گشته بنویسد - اجابة للمسئول -
سعادت خود دریں معنے دانسته اقدام نمود -
و هر چه در وقت تحریر بیاد آمد در قید کتابت آورد
و ایں رساله را وصال احمدی نام نهاد و بالله العصمة
والتوفیق - بدانند که حضرت ایشان قدس سره الاقدس
در ماه شعبان سنه یکهزار و سی و سوم خلوت
گزیدند - و انزوا اختیار نمودند - و موضعی جدا
از حویلی متعین کردند و بغیر از نماز جمعه از انجا بیرون
نمی آمدند و وقت صلوٰة خمس در خلوت خانه ادا
میکردند - که چند کس معدود از یاران بجهت جماعت
درون میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا نفس آخر الا ما شاء الله سبحانه مواظبت
بر خلوت بوده اند و دوام انزوا داشتند و از خلق
بکلی بریده بودند و از صحبت تمامی قطع کرده -
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار السبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمهما ربهما نقل کردند که عصمت پناه
حضرت والده میفرمایند - که شب برات بود

جو کہ رحلت فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظہور میں آئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روے
پیشین گوئی کے اپنے انتقال کے سال اور ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا - لہذا اُنکے سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
سعی پر پیش قدمی کی - اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا - اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا - اور اب اللہ تعالے
سے عصمت و توفیق کا طالب ہوں - معلوم ہو کہ
کہ حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ ایکہزار
تینتیس ہجری نبوی میں گوشہ نشین اور خلوت گزین ہوے
اور ایک خاص جگہ اپنے مکان میں مقرر فرمائی - کہ بجز
ادا کرنے نماز جمعہ کے اُس جگہ سے باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے - بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران طریقت کے ادا فرماتے تھے - اور وہ لوگ
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے - الغرض
دم واپسین تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی اور صحبت سے دوری رہی
میری مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب سر سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

Marfat.com

وحضرت ایشاں درخلوتخانہ احیاء لیل میکردند۔ ناگاہ بعد دو پاس شب اندرون آمدند ومن برسر مصلے نشستہ بودم وتسبیح میخواندم وازایشاں پرسیدم کہ شما نماز تہجد گذاردہ اید۔ فرمودند کہ ہنوز نگذاردہ ام چوں کاہلئے درخود یافتم بخاطر رسید کہ یکے دراز بکشم بعد ازاں بہ تہجد برخیزم لحظہ خواب کردند بعد ازاں برخواستند وآب وضو طلبیدند وضو میساختند۔ کہ از زبان من برآمد کہ امشب خدا داند تا نام کرا از ورق ہستی محو کردہ باشند ونام کرا ثابت داشتہ۔ فرمودند کہ تو بنابر شک وتردد میگوئی۔ چہ باشد حال کسیکہ می بیند ومی داند کہ نام او از صحیفہ وجود محو کردہ اند واشارہ بخود نمودند۔ ونیز ہر دو مخدوم زادہ سلمہما ربہما از عصمت پناہ نقل کردند کہ من از حضرت ایشاں قدس سرہ الاقدس پرسیدم کہ شما این ہمہ انقطاع ورزید واز خلق واین ہمہ بی تعلقی وبے رغبتی بالعیال والاطفال چرا اختیار کردہ اند فرمودند کہ حقیقت آنست کہ من در این نزدیکی خواہم مرد۔ وایام وفات من بسیار قریب است وکسیکہ چنیں احساس نماید اورا می باید کہ خود را بغور بر عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی تہیں کہ شب برات کو حضرت قدس سرہ خلوتخانہ میں شب بیداری فرما رہے تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذر چکی کہ اندر مکان کے تشریف لائے۔ اور میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی تھی دریافت کیا میں نے کہ آپنے نماز تہجد ادا کرلی فرمایا ابھی نہیں۔ چونکہ میں اپنے میں کسیقدر سستی پاتا ہوں اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ قدرے آرام کرکے واسطے تہجد کے اٹھوں۔ بعد اسکے ایک لحظہ خواب استراحت فرما کر اٹھے۔ اور پانی طلب کرکے وضو کیا میری زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام ورق ہستی سے مٹایا گیا ہوگا۔ اور کسکا لکھا گیا ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ تم از روئے شک وتردد کے کہتی ہو کیا حال ہوگا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے کہ نام اسکا مٹا دیا گیا۔ اسمیں اشارہ اپنی جانب تھا۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ سلمہما ربہما حضرت عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الاقدس سے دریافت کیا کہ آپنے اسقدر اہل وعیال سے بیرغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میرے انتقال کا بہت ہی نزدیک اور نہایت ہی قریب ہے۔ پس جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اسکو دنیا اور لایعنی

Marfat.com

واز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظه
غافل نباشند از غیر حق بکلیه قطع کنند نه آنکه بغفلت بگذارند
شما همه مرا بحق بگذارید۔ و نیز هر دو مخدوم زاده
از عصمت پناه نقل کردند که قبل مرض از حضرت
ایشان قدس سره پرسیدم که آثار یاس از حیوة
و سر انجام ارتحال در شما هویدا است و اشتیاق
رفیق اعلےٰ پیدا است۔ پس اینهمه تصدق و خیرات
که واقع میشود بابت چیست در جواب این مصرع
هندی خواندند۔ مصرع
آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب جگ دیوں وار
الحق حضرت ایشان درین مدت انفاق بیش از بیش
میکردند۔
صنوف خیرات سراً و علانیۃ لیلاً و نهاراً
بجا می آوردند۔ و نیز هر دو مخدوم زاده از عصمت پناه
نقل کردند که روزی در ایوانی که میگذرانند
تکیه زده بودند۔ فرمودند که درین سرا مادرین
خانه خواب نخواهیم کرد۔ عرض کردند که مگر
در خانه که برای خلوت است کرده اید آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نه گفتند که پس کجا
خواب خواهید کرد۔ فرمودند این جا هیچ جا نه نیند
تا خود بخود چه ظاهر شود۔ اتفاقاً در آمد سرا از عالم

کہ اپنی کو بزرو عبادت میں مشغول کریں۔ اور تسبیح و استغفار
اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے
ایکدم غافل نہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کریں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجھکو خدا ہی پر
چھوڑ دو۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ عصمت پناہ سے
نقل کرتی ہیں کہ میں نے پہلے بیماری حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپ میں نشانی ناامیدی زندگی کی
اور سامان کوچ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلےٰ باہر ہے۔ پس اسقدر خیرات کہ واقع ہوا ہے
کس لئے کرتے ہیں۔ جسکی جواب میں یہ مصرع ہندی کا پڑھا
مصرع آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب جگ دیوں وار۔
یعنی اگر مل جائے وہ یار تو جان و مال سب نثار کروں
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ دن و رات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت
قدس سرہ اس مکان میں کہ جسمیں بود و باش آپکا تھا۔
تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ اب ہم یہی جا سو
اس مکان میں نہیں ہونگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اس مکان میں جو کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے
قیام فرماوینگے۔ ارشاد ہوا اس جگہ بھی نہیں۔

Marfat.com

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاده نقل کردند که در سنه
یکهزار و بست و چهارم که عمر ایشان دران
سنه پنجاه و سه سال بود - میفرمودند که عمر
خود را از شصت سال متجاوز نمی بینیم
و آن قضاء مبرم مشهود میشود و در سنه ۱۰۳۲ یکهزار
و سی و دو در اجمیر بمخدوم زادها قلمی فرمودند
که در عوض اجازت نامه دنیا اجازت نامه آخرت دادند
و ایام عمر نزدیک است و وصایا یک یک
قلمی فرمودند - اگر ذوق تفصیل این سخن داشته باشند
بمکتوبات آن حضرت قدس سره رجوع نمایند
و وقتے مخدوم زادها بملازمت آنحضرت
قدس سره باجمیر رسیدند با ایشان خلوت
کردند - و فرمودند که مرا با جهان و جهانیان
ارتباطے نمانده است - مرا می باید گذاشت
ایشان بسیار اضطراب کردند -
فرمودند که سنت سلف از قدیم شده آمده است
اضطراب نباید کرد -

و در سنه یکهزار سی و سوم پیش از ارتحال خود بشش
ماه کتابتے بمقرب الحضرت خاقانیه
صادق خان بتقریب سفارش حاجتمندی
نگارش فرموده بودند بعبارتے که در آن وقت پیش آنحضرت قدس سره

پھر خادم زادوں نے عرض کی کہ پھر کہاں دونوں فرزند حضرت کا
ارشاد ہوا کہ ان کانوں میں سے کسی میں نہیں تو خود بخود کیا
ظاہر ہوتا ہے - اتفاقاً موسم سرمائی آتے تک اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی - اور نیز دونوں مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ یکہزار چوبیس ہجری میں اُسوقت
عمر آپکی تریپن سال کی تھی - فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں - اور یہ بات قضائے مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے - اور سنہ یکہزار بتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ تمامی عمر کا نزدیک ہے
اسلئے کہ اجازت نامہ دنیا کی عوض آخرت کا اجازت نامہ حاصل ہوا
اور وصیت بھی یکا یک ارقام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے جسوقت کہ دونوں مخدوم زادہ اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپنے تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا اب مجکو چھوڑ دینا چاہئے -
یہ سنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی - فرمایا کہ
طریقہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشان نہ
ہونا چاہئے - اور سنہ ۱۰۳۳ یکہزار تینتیس ہجری میں رحلت فرمانیسے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خان کو
تحریر فرمایا تھا - اُسوقت میں نقیبی آنحضرت قدس سرہ

ایستادہ بودم مگس میراندم و ایشان می نوشتند
و فقیر مطالعہ میکرد نوشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از آن وقت
خلوت و انزوا اختیار کردہ است بعنایۃ اللہ سبحانہ
اوقات بجمعیت میگذرانند۔ چون این شہر ہر سال
وباے میافتد معلوم نمیشود کہ دریں سال حیات وفا کند
امید کہ خوشنود باشند۔

چون خلوت ایشان شش ہفت ماہ کم و بیش گشتہ
ایشان را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشان بود پیدا شد ہمراہ تپ و نگہبان من آن نوزد
ہم ذی الحجہ بود۔ و آن مرض از سالہاے دیگر
در کمال غلبہ ازدیاد بودہ و مخلصان را از حصول
صحت یاس شدہ۔

روزی بعارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند۔ کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم۔ و در باب من
من انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود در دہان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در معنی شعر ما افلت شموس
الاولین و شمسنا ابدا
علی افق العلی لا تغرب

خدمت اقدس میں حاضر تھا اور مگس رانی کر رہا تھا
اور آپکی تحریر کو دیکھتا جاتا تھا لکھا تھا معلوم شریف
ہوئی۔ کہ جب سے بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق فرمایا ہے
اسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایۃ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں۔ کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش رہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چھ سات مہینے کو پہونچا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن انیسویں ذی الحجہ کا
تھا۔ شدائد امراض کے بنسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تھے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی ہوئی

نقل ہے کہ ایک روز عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکھا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے ہیں
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں۔ کہ میری اس شعر افلت شموس
الاولین و شمسنا ابدا علی
افق العلی لا تغرب ؎

Marfat.com

وقول قدمی هذه علی رقبة کل
ولی الله - حیرانند حل آن بنویسید ترا
ازین ضعف صحت هست ودران ضعف شوق
لقاء حق ایشان بسیار غالب آمده بود وازکمال
شوق گریه بر ایشان متوالی شده وهمیشه بکلمه اللهم
الرفیق الاعلی رطب اللسان می بودند ومیفرمودند
که اگر طبیب بگوید که مرض تو علاج پذیر نیست صد روپیه
شکر الله تعالی انفاق کنم بعد عارف ربانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه الله ربه
عرض کردند - که حضرت سلامت چرا این همه
بی شفقتی و پناه - فرمودند که خدا عز وجل
از شما احب هست انشاء الله تعالی شفقت
واعانت بعد رحلت زیاده از حال حیات کرده
خواهد شد که اینجا علایق بشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجه هست و بعد موت تجرد و
فراغ هست و نیز از ان حضرت مخدوم زاده منقول است
که ضعف ایشان بشب ها بشدت می شده
واکثر بی آرام و بیقرار میساخت چون روز میشد
تخفیفی دران ضعف میرفت حسرت و افسوس
بر فقدان شدائد و محن شبینه که ایشان را عین راحت
ولذات بود میکردند و میفرمودند نسبتی که در هجوم آلام

اور اس قول میں قدمی هذه علی رقبة کل
ولی الله - کہ میں آدمی حیران ہیں حل اسکا لکھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی -
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تھا بسبب کمال شوق کے گریہ زاری ہماری
ہو رہتی تھی کہ اس کلمے کے ساتھ دمبدم رطب اللسان
تھے - اللهم الرفیق الاعلی
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہمپر کیوں
ہے - ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی مجھسے زیادہ دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے نیکی حالت حیات کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاویگی
اسلئے کہ علائق بشری بعض وقتوں میں اعانت اور
توجہ کے مانع ہیں - اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت اور تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدوم زادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ تر ضعف ہوتا تھا
یہانتک کہ بیقرار کر دیتا تھا اور دن میں کم

رومی آرد و حلاوتی که در عین مرارت دست میدهد
معامله عافیت آں نسبت ندارد که آں بس عنایت است
در نیولا انجام بشارت غوث الاعظم قدس سره
فرصتے و تخفیفے دراں ضعف یافت و اطبا و دوستاں
نوید صحت ایشاں مسرور ساختند۔ آنحضرت
محزون گشتند و فرمودند سبحان الله تعالیٰ
آں معاملات که در حین یاس و ناامیدی و درد
مندی مشاهده میکردم دریں وقت
وجه صحت همه مستور گشت۔ اما چوں حضرت
ایشاں را همیشه بموجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جدا و نسبتها تازه رو میداد
و بمقتضاے هر مقام محکوم حکمے میشدند۔
فقدان هیچ چیز در حق ایشاں باعث
غرامت نبود۔
که خلیل را با خلیل نا روبستان عیاں نسبت
و بتاریخ دوازدهم محرم سنه ۱۰۳۴ یکهزار و سی و چهار
گفته بودند که مرا فرمودند که میان چهل و پنجاه
روز مقبر تو خواهد شد۔
و مستمعاں را گماں آں شده بود که سبب
وصال ایشاں همیں ضعف باشد۔ چوں
ضعف مذکور بصحت آورد۔ بعد ازیں نماز تهجد

رات کی سختی کے کم ہو جانے سے حسرت و افسوس
کرتے تھے اسواسطے کہ وہ تکلیف و بے آرامی کی
عین راحت و لذت تھی۔ اور فرماتے تھے کہ جو لطف
اور حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت و عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دینے حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی۔ اور ضعف جاتا رہا۔ طبیبوں اور دوستوں
نے انکو خبر خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے۔ وہ سب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہو گئے۔ چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جداگانہ و کیفیات روزانہ ترقی
پر تھیں اسواسطے کسی چیز کا جانا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا۔ کہ دوست کو دوست کے ساتھ آگ اور باغ برابر ہے
اور میرے مخدوم زادے فرماتے ہیں کہ بارھویں تاریخ محرم سنہ ۱۰۳۴
ایکہزار چونتیس میں مجھے فرمایا کہ چالیس اور پچاس
کے درمیان میں مقبرہ ہوگا۔ سننے والوں کو گماں ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا۔ کیونکہ ضعف سو
صحت آیا۔ یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

غالباً یک ہفتہ بمسجد نماز گذاردہ باشند۔
و نبودے عافیت بنصیب شاں گشت کہ متعلقاں
را ازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز مرا باید گذشت۔
ذہولے طاری شد و آں شہود را بر وقعہ
حمل نمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔
اما آنحضرت از روز حصول آں خطاب تعداد
ایام میکردند۔ و منتظر نوید وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز ازاں معاملہ چہلم
روز ست تا دریں دہ روز چہ شود۔
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کردند۔ کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آں در حق بشر متصور ست۔
و ممکن الحصول بطفیل آنسرور علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام
مرا نصیبے ازاں حاصل گشت۔ مخدوم زادگی میفرمودند
کہ ازیں سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ ایں سخن با آیہ کریمہ
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً
می ماند مگر ایشاں از عالم خواہد بود۔ ازیں خطرہ

جاتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے اسمیں ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
چالیس اور پچاس کا جاتا رہا۔ اسکو اور واقعات پر
حمل کرتے تھے تعبیرات اور تاویلات سے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔
لیکن آنحضرت قدس سرہ الاقدس وصال کے دن دیکھنے
منتظر تھے اور ملاقات کے دنوں کو گنتے رہتے تھے
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا چالیسواں دن
ہے دیکھئے اس دس دن میں کیا ہوتا ہے۔
اور یہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
نے فرمایا جو کمال کہ انسان کے واسطے مخصوص اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے مجکو اس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادہ میرے فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
اور سمجھا ہیں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ الیوم اکملت
لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم الاسلام دینا۔
شاید اس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اس خطرہ سے

Marfat.com

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز پنجشنبہ
بست و سوم صفر وقت عصر قباہا بصوفیان قسمت
میکردند۔ و در آں وقت فرجی تنہا پوشیدہ
بودند و درتہ قباے فرجی قباے دیگر بر سبیل
معتاد نبود سردی دریافت و تپ گرفت و باز
صاحب فراش شدند۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت دریں شب وقت تہجد
برخاستند و وضو ساختند۔ و نماز تہجد ایستادہ
گذاشتند۔ و فرمودند کہ ایں آخریں تہجد ماست
بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیمار شدن و از عالم رفتن گویا درینمعنی نیز اتباع آنسرور
کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام نصیب ایشاں
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بفاصلہ قلیلہ باز بیمار
شدہ اند و درآں بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید و
و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ دریں
ضعف بہ حافظ عبدالرشید فرمودند کہ دو
دو بیہ را انگشت بجہت منقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا پہنچے۔ یہانتک کہ
جمعرات کے دن تئیسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے
قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اسوقت
آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسی کہ آنحضرت
حسب عادت نیچے قبا کے فرجی پہنتے تھے اسوقت
قبا نہ تھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا۔ اور آپ لیٹ گئے
میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اس رات وقت
تہجد کے اُٹھے۔ اور وضو کرکے نماز تہجد کھڑے
ہوکر پڑھی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہماری ہے
بعد سننے اس بات کے میرے دل میں آیا کہ بیماری
صحت پاکر پھر بیمار ہونا گویا اس عالم سے چلے جانے کا
اسلئے کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہوئی۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسیطرح پہلے سے صحت پاکر چند روز بعد پھر بیمار
ہوکر اس عالم سے رحلت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت ضعف میں حافظ
عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلہ واسطے

Marfat.com

بعد ازاں فرمودند کہ یک روپیہ را بیارند کہ دا
در دل ہمی گوید کہ فرصت کجاست کہ انگشت دو روپیہ
سوختہ شود شیخ حبیب خادم عرض کرد کہ حضرت سلامت
چوں ایام سرماست بکار خواہد آمد۔
فرمودند کہ ملا حبیب طول امل دارد وقت کجاست
اما چنیں کنند چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یکروپیہ برائے خود جدا کردند۔ و فرمودند کہ اینقدر
برای ما کفایت خواہد کرد۔
باقی باندروں دادند۔ و آں انگشت کہ برائے
خود جدا کردہ بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
باتمام رسید دیگر انگشت نماند دریں مرض افاضۂ علوم و معارف
بر آنحضرت زیادہ تر از حال صحت بودہ۔
و مخدوم زادہای عالی منزلت در منصۂ ظہور
می آوردند۔ روزے بیان معارف و حقایق
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں بمقتضائے
ضعف ایں ہمہ تکلم نبود۔ حضرت مخدوم زادگی
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف شما متحمل اینہمہ کلام نمیکند۔
معارف آنا وقت صحت موقوف کنید۔ فرمودند
کہ وقت کجاست و فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان یاری نکند حضرت ایشاں در ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ بعد اسکے ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دلمیں کہتا ہی کہ اسقدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دو روپیہ کے کوئلہ جلاوینگے
شیخ حبیب خادم نے عرض کی حضرت سلامت یہ
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ ملا حبیب
اسقدر درازی وقت اور زندگی کی امید کہاں ہے
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلہ آگئے۔ انمیں سے ایک روپیہ کو
کو جدا فرمایا کہ اسقدر ہمارے واسطے کافی ہیں
اور باقی ایک روپیہ کے زنان خانہ میں بھجوادیے۔
اپنے واسطے جو ایک روپیہ کے جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہوئے۔ اس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ تر علوم اور معارف آنحضرت سے
ظاہر ہوئے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت انہیں سے
ظاہر و ہویدا کیا۔ ایکروز معارف اور حقائق کے
بیانمیں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف اور ناتوانی کے
سبب سے طاقت گویائی کی نہ تھی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہو گیا ہے۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک موقوف کیجے۔ ارشاد ہوا کہ
آیندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہے۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نہ کرے۔ باوجود اس ضعف

Marfat.com

همه نمازها بے جماعت نگذاردند الا ماشاء الله تعالیٰ
و قومه و جلسه نماز ترک نفرمودند۔ و ادعیه و اوراد
بر سبیل معتاد میخواندند۔ و هیچ دقیقه از دقائق
شریعت و هیچ ادبے از آداب اعمال
فرو گذاشت نکردند۔

و همه بود در رعایت جزئیات دقیقه ملت
بیضا از حال صحت تفاوت نبوده۔

و در آخر شب سه شنبه که روز وصال ایشان
بود۔ فرمودند اصبح لیل اشتیاق بوصال حق
جل و علیٰ باین عبارت گفته اند۔ و اشارت
به تعیین روز وصال کردند۔ و بخدمه حضور که بیمار
داری ایشان میکردند۔ دراں شب فرمودند
که شما بسیار محنت کشیدید۔ همیں محنت امشب است
و آخر بار ضعف استغراق و فروختگی بر ایشان
غالب شده بود۔

دراں وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت
شیخ محمد سعید سلمه به عرض کردند که حضرت سلامت
ایں غیبت شما از استغراق است یا از خواب
فرمودند که از استغراق است بعضے معاملات
و حقائق در میان است۔

توجه میکنم تا کما هو مکشوف شود۔ و باتمام رسید

اور نماز تو اسکے کوئی نماز آنحضرت قدس سره نے بدون جماعت
کی نہ پڑھی۔ الا ماشاء الله جیسا کہ چاہیے قومہ اور
جلسہ ادا فرماتے تھے۔ بلکہ دعا اور وظیفہ بطریق معتاد
سب ادا فرماتے تھے۔ اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت
سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نفرمایا۔

اصلا پھر سو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی
طرح کا فرق نہوا۔ آخر رات منگل میں کہ دن وصال
آنحضرت قدس سره کا تھا۔ فرمایا اصبح لیل
یعنی صبح ہوئی رات اشتیاق وصال حق
جل و علیٰ میں ساتھ اس عبارت بالا کے گویا ہوے
اور روز وصال کا مقرر فرمایا۔ جو خدام بیمارداری
اور خدمتگذاری کے واسطے حضور میں حاضر تھے
انسے اس رات میں فرمایا کہ تمنے بہت محنت
اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے۔
اسکے بعد بسبب ضعف کے استغراق اور بیہوشی
آپ پر طاری ہوئی۔ اسوقت عارف ربانی
میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق
سے ہے یا خواب سے۔

ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہے بعض معاملات
اور حقایق درپیش ہیں۔ اسلئے توجہ کرتا ہوں

Marfat.com

و آں معاملات را بایشاں بیان فرمودند
و آں معارف از غوامض اسرار بوده و اکثر اوقات
دریں مرض وصایا میفرمودند و تحریص بر متابعت
سنت سنیه و التزام ملت رضیه میکردند و میفرمودند
که شریعت را بدندانِ خود خواهید گرفت۔
و نیز فرمودند که اَلنَّصِیحَۃُ هِیَ الدِّیْنُ
صاحب شریعت هیچ دقیقه را از دقائق
نصح فرو نگذاشته۔
و نیز فرمودند که تجهیز و تکفین مراعات اتباع
نبوی علیٰ مصدرها الصلوٰۃ و السلام
رعایت حدود شرعیه بجا خواهید آورد و قبل
ازیں بعصمت پناه فرموده بودند که چناں معلوم شده
که ارتحال من پیش از تو خواهد شد۔
باید که از مبالغ مهر کفن من بسازی۔
و نیز وصیت فرمودند که قبر مرا در جائے گمنام خواهید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه
ربه عرض کردند که حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرموده بودند که قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواهد شد۔
و آں موضع را تعیین فرموده بودند شرافت
و برکت و انوار آنجا را بیان نموده بودند۔

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انہوں نے بھی بیان فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار
کی باریکیاں تھیں۔ اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بھی فرماتے تھے اور اتباع شریعت بلند اور التزام
ملت پسندیدہ کی رغبت دلاتے تھے۔ اور فرماتے تھے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔
اور یہ بھی اُسوقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیحَۃُ هِیَ
الدِّیْنُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔
اور یہ بھی فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حدود شرع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت عصمت پناہ کو فرمایا تھا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے مہر کے روپیہ
سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اس پر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپ نے اس سے پہلے
فرمایا تھا۔ کہ ہمارے قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کی ہوگی اور جگہ قبر کی بھی آپ نے معین فرما دی تھی
اور شرافت و برکت و انوار اس جگہ کی بیان کئے

Marfat.com

انحال چنیں سفر تا قبر نخواهد شد طلبے گفته بودم - اما انحال
شوق من چنیں نیست - واگر چنیں نکنند نزدیک
والد بزرگوار نگهدارند - واگر اینهم نباشد در باغ
نگاهدارند - و قبر مرا خام گذارند - و پخته نکنند چوں
مخدوم زادگی دریں امور ایستادگی کردند -
فرمودند که شما مختار ید بصلاح شما گذاشتم - و قبل وقت
آخر فرمودند که استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد هاشم خادم طشت معهود که ریگ
دروی انداخته بودند نیاوردند ظرف بے ریگ آورد
فرمودند که دریں ظرف قطرات خواهند جست
همان طشت بیار - چوں قرب وصال ایشاں
منظور هیچکس نبود وے عرض کرد که میخواهم
که قاروره بحکیم بنمائیم - فرمودند که مرا بر دارید
که من بول میکنم -
بر داشتند بر فراش بر نشاندند -
در ینجا چنیں بخاطر فاتر میرسد که چوں ایشاں
با طهارت نماز فجر بودند -
و معلوم ایشاں بود که وقت ارتحال نزدیک
تر هست - نخواستند که بے طهارت
وصال فرمایند -
که فضائل مقبوض شدن بطهارت بسیار آمده است

آپ ایسا فرماتے ہیں - فرمایا ہاں میں نے کہا تھا -
لیکن اسوقت مجھے یہی شوق ہے - اگر تمکو یہ منظور نہو
تو قبر میرا برابر والد بزرگوار کے دفن کیجیو -
اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو - تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا - پختہ نہ بنانا - جبکہ مخدوم زادوں
نے بہت کچھ اصرار کیا - تو فرمایا کہ تمہاری رائے پر
چھوڑا میں نے جو مناسب ہو کیجیو - رحلت سے پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا - اگر طشت لاؤ
اتفاقاً مولانا محمد قاسم آپکے خادم طشت بغیر
ریت کا لائے جسمیں ریت تھا اُس طشت کو نہ لائے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے -
ریت والا لاؤ - چونکہ کسیکو گمان آپکے قرب وصال
کا نتھا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکھاینگے
فرمایا کہ مجھکو اٹھاؤ اب میں پیشاب کرونگا -
پس لوگوں نے اٹھاکر بستر پر بٹھادیا -
اس جگہ مؤلف لکھتا ہے کہ اسوقت چند باتیں
میرے خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر تک
با طہارت تھے - اور یہ آپکو معلوم تھا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے - تو چاہا آپنے کہ بغیر
طہارت کیسے رحلت فرمائیں - اس واسطے کہ طہارت کے
ساتھ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں -

آنکه فرمودند که قطرات خواهند رسید اشاره بحدیث
اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ
عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
کردند و ایماء دقیق بر محفوظ گشتن خود ازاں
نمودند۔ دیگر آنکه چوں مذکور حکیم ظاہر شد۔ ازاں
اعراض فرمودند۔ بحدیکه ترک بول کردند۔
وچوں عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
سرعت نفس ایشان مطالعہ نمودند۔
باضطراب عرض نمودند که حضرت سلامت طبیعت
شما چون است۔ فرمودند که ما خوبیم ایشان گفتند
حضرتم کدام خوبیست که شما را باین حال می بینم
فرمودند که آن دو رکعت نماز ما را کافیست و مولانا
محمد ہاشم خادم نقل کردہ که فرمودند دو رکعت نماز
که کردیم کافیست و لفظ آن نفر بود۔ این آخرین
تکلم حضرت ایشان است ثبوت رسیدہ که
آخرین تکلم جمیع انبیاء درباره نماز بودہ۔ ایشان گویا
اتباع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات نمودند۔
بعد از لحظه جان گرامی از جسد شریف آنحضرت مفارقت
نمود۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔
و در وقت وصال مضطجع بر یمین خود بودند۔ و کف
دست راست در زیر رخسارہ راست نہادہ بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اُڑینگی یہ اشارہ حدیث شریف
کیطرف تھا۔ وہ حدیث یہ ہے۔ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ
الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا
عذاب اسکی سبب سے ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا
اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا
جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہو کر عرض کیا
کہ حضرت سلامت آپکے مزاج کا حال کیا ہے۔
فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا
کہ آپکو اس حالمیں دیکھتا ہوں۔ کونسی خوبی ہے۔
فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا
محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت
نماز جو پڑھیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آن کا فرمایا۔
یہ آخری گفتگو حضرت کی تھی۔ اس سے ثابت ہوا ہے کہ آخری
تکلم تمام انبیا کا نماز کے بابت ہوا ہے۔ گویا آنحضرت
قدس سرہ نے بھی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔
بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سے
علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکے وصال
کیوقت یہ کیفیت تھی کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے
رخسارہ کے نیچے تھی۔ گویا کہ قبلہ رو بطریقہ سنت

Marfat.com

و استقبال قبله داشتند بطریق که سنت است
و آن روز سه شنبه بود - اول وقت ضحی بست و نهم ۲۹
شهر صفر سنه ۱۲۳۰ یکهزار اربع چهارم و عمر شریف ایشان
موافق سنه شریف نبوی بود علیه الصلوٰة والسلام
گویا این دقیقه اتباع را نیز فرو گذاشت نکردند و سه روز
از تاریخ وصال آن سرور علیه الصلوٰة والسلام پیشتر ارتحال
فرمودند -
چه بر قول اکثر علما آن سرور علیه الصلوٰة والسلام دوازدهم
ربیع الاول ارتحال فرموده اند و ایشان بست و نهم ۲۹
صفر و بست و نهم هلال ربیع الاول نمودار گشت -
پس باین حساب سه روز پیش از پیغمبر خود علیه الصلوٰة والسلام
از عالم رفته اند -
گویا رعایت ادب کرده اند نسبت آن سرور علیه الصلوٰة والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید - و بگمان قاصر این حقیر
ایام بیماری ایشان بعدد سالها عمر ایشان بود -
بحکم حدیث حُمّی یوم کفارۃ سنۃ
مرض هر روز را کفاره هر سال ایشان گردانیدند
و کنون کراماتی که بعد وصال حضرت ایشان نقل کنم
این حقیر وقت غسل ایشان حاضر بود وقتیکه
خواستند که جبّه غسل بر بدن ایشان کنند آمده دیدیم که دستها بر
ناف بسته اند -

خواب استراحت فرما رہے تھے سنہ ۱۲۳۰ ایکہزار
دو سو تیس ہجری تاریخ انتیسویں ۲۹ صفر کو منگل کے دن چاشت
کیوقت رحلت فرما ہوئے - عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی - گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا -
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا - باین حساب کہ
تاریخ انتیسویں ۲۹ کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا -
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے -
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انتیسویں ۲۹ صفر کو
رحلت گزین ہوئے - گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہا عمر کے برابر تھا -
بموجب حدیث شریف حُمّی یوم کفارۃ سنۃ
یعنی ایک روز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے
اب یہاں سے وہ کرامتیں جو بعد وصال آنحضرت کے
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں - کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے یہ حقیر موجود تھا جس وقت غسل دینے واسطے
کپڑے اٹھائے دیکھا ایسے کہ دونوں ہاتھوں کو

Marfat.com

وابہام باخنصر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب است۔

و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ دستہا و پاہای ایشاں را دراز کردہ بودند

چنانکہ متعارف است۔

چوں دریں وقت قبض بریں مشاہدہ کردند۔ حضار را بسیار تعجب روی نمودہ۔ و ایں قبض بریں از اعظم خوارق و اعجب کرامات است کہ از حضرت ایشاں بظہور رسیدہ

و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقی کردند۔ درآں حال کہ پای مبارک ایشاں بجانب مغرب کردہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق مسنون است۔ چنانکہ در روضۃ الاحباب و غیر آں از کتب فقہ و سیر مبین است۔ و دیدیم کہ تبسم فرمودند تا بر سریر غسل بودند تبسم داشتند تعجب حاضراں زیادہ تر شد بعد ازاں ایشانرا وضو دادند و دستہا مبارک ایشاں را باز دراز کردند و راست ساختند۔

و بر بسیار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔

چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست آں بر دست چپ بستند سو چوں انضجاع جانب یمین بود بایستے دست راست بدست چپ نمی ایستاد و سوی اضطجاع ماجہاں باختیار و قوت قبض کردہ بودند کہ نیفتاد۔

حالانکہ اعضا شریف ایشاں از سوم حسم نرم تر بود

آپ ناف پر باندھی ہوئی ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ چھنگلیاں کے حلقہ کئے ہوئی ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے آپکے ہاتوں اور پاؤوں کو دراز کردیا تھا۔

جیسا کہ دستور ہے۔ جسوقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ عجیب کرامت حضرت سے ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جسد مطہر سے اتارا اور تخت پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون پای مبارک جانب مغرب اور فرق مقدس بطرف مشرق خود بخود ہے جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا میں نے کہ آپ مسکرا رہے تختہ غسل پر۔ اور غسل دینے کے وقت مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے اور زیادہ تعجب ہوا۔ جسوقت آپکو وضو کرا چکے۔

دونوں ہاتوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور الٹی کروٹ آپکو دیکر سیدھی جانب نہلایا۔ اور جب سیدھی طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو الٹے پر باندھ لیا۔ حالانکہ قاعدہ ہے جب سیدھی طرف لٹاتی ہیں سیدھا ہاتھ الٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا۔ کہ نہ گرا۔

حالانکہ اعضا شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تھے

Marfat.com

چون بعد غسل ایشاں را بجہت تکفین بر نعش آوردند
دو دستہا دراز کردند حضار می دیدند۔ کہ دستہا بار
باہم مے آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ بدست راست زیر ناف
قبض کردند۔ و خنصر را با بہام حلقہ دادند چنانکہ در
نماز مسنون است۔ غوغا از حضار برخاست عارف
ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمود
کہ چوں مرضی ایشاں در این ست بگذارید صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کما تعیشون تموتون ذالک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم ط

و ایشاں را لبسہ جامہ سفید تکفین نمودند۔ لفافہ
و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف منکبین کردہ بودند چنانکہ
از روی روایت مفتی بہ ست۔ ایشاں را عمامہ ندادند
چہ باتفاق جمیع محدثاں و فقہا بر آں رفتہ کہ آں سرور را
صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کذا حضرت ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد ست
و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست
کہ عمامہ در کفن مکروہ ست۔

و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بہ این معنی
ست۔

جبکہ آنحضرت کی لاشہ مبارک و مقدس غسل دینے کے بعد
واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پھیلایا۔
حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دست مبارک پھر باہم آگئے۔
یہانتک کہ اُلٹے ہاتہ کے پہنچے پر داہنے ہاتہ کو ناف
کے نیچے باندہ لیا۔ اور چھنگلیا کو انگوٹھے کے ساتہ حلقہ کیا۔
جیسا کہ نماز میں مستحب ہے۔ حاضرین نے عجیب آیتیں
دیکھکر شور و غل مچایا۔ اسوقت میر مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے
اسیطرح چھوڑ دو۔ سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے۔ یعنی جسطرح زندگی بسر کرتی ہیں اُسیطرح
مرتی ہیں۔ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے۔ جسکو چاہے دیوے
اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے۔

اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑے کا کفن دیا۔ ایک لفافہ
دوسرا قمیص تیسرا ازار۔ اور چاک قمیص کا دونوں طرف
مونڈہوں کے کیا تہا جیسا کہ روایت مفتی بہ یہی تہا
اور آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندہا۔ اِس لئے کہ تمام
محدثین و فقہا کا اتفاق ہے۔ کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تہا۔ اور یہ حضرت
امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو۔
جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے۔ اور جامع الرموز
میں زاہدی سے نقل کیا ہے۔ کہ صحیح تر قول یہی ہے

Marfat.com

چنانکہ گفتہ وَلَیْسَ فِی الْکَفَنِ عِمَامَۃٌ عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ و سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی نیز تاکید در منع عمامہ نمودہ اند۔ ونیز حدیث اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وِتْرٌ وَّیُحِبُّ الْوِتْرَ مقوی آنست و آنچہ بعضی از متأخرین استحسان عمامہ کردہ اند بر طریق صحۂ اطلاق آن وبے تقیید آن بورثہ کبار مآل آن بہ بدعت حسنہ ہست۔ چنانکہ قول ایشان وَاسْتَحْسَنَ الْاِسْتِصْنَاعُ شوند این معنی ست چہ استصناع بقول ہیچکس مستحب نیست فَکَذَا ھٰذَا اِنَّ الْحَسَنَ مَا یُقَابِلُ الْقَبِیْحَ وَھُوَ یَحْتَمِلُ الْمُبَاحَ اَیْضًا فَیُحْمَلُ عَلَیْہِ تَطْبِیْقًا۔

وامام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمودہ کہ از مبتدعات امور آنست کہ عمل سنت را بہ تقابل اہل عصر متروک سازند۔ وآن قبیح ست۔ چہ ممکن نیست فضل عمل اہل این عصر بر عمل آن سرور و اہل عصر آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آن خیر القرون ست واین شر القرون۔ وبسط این سخن باین رسالہ گنجایش ندارد۔ اگر خفائے ماندہ باشد باحیا رجوع نمایند۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہے۔ اور عبارت امام ابن ہمام کی شرح ہدایہ میں بھی اسی معنی پر دال ہے جیسا کہ کہا ہے یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔ بعضوں نے بہتر جانا ہے۔

اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی ممانعت عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی۔ یعنی اللہ تعالے تو طاق ہے۔ اور دوست رکھتا ہے طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہے۔ اور بعض متاخرین نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ در صورت صحیح ہونے اس روایت کی مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب صنعت کی۔ اور استصناع کسیکے نزدیک مستحب نہیں ہے جیسے کہ حسن وہ ہے۔ جو مقابل ہو قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہے مباح کا۔

اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو چھوڑ دیتے ہیں یہ قبیح ہے۔ اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہو سکتا کیونکہ خیر القرون ان کا ہے اور یہ شر القرون ہے۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجائش نہیں رکھتی۔

Marfat.com

در حال حیوٰۃ ہم عمل آنحضرت قدس سرہ الاقدس
چنیں بود۔ کہ اموات را عمامہ نمی دادند۔
واین را خلاف سنۃ می دانستند و عمل سنۃ سنیہ
را بغایت راغب و مرغب بودند۔
چنانچہ اظہر من الشمس است۔
وحضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ امامت نماز
جنازہ کردند۔ و بعد از نماز جنازہ برائے دعا توقف
نمودند۔ کہ مقتضائے سنت سنیہ چنیں است
و در فتاوائے سراجی وغیرہ از کتب معتبرہ آوردہ
کہ بعد از نماز جنازہ استادن و دعا خواندن مکروہ است
ہر چند عمل بعضے انام دریں ایام بر خواندن دعا بعد
نماز جنازہ واقع شدہ۔ اما چوں مخالف سنت سنیہ
و روایت است۔ بنا بر آں ترک آں کردند۔
و بعد ازاں ایشاں را در قبہ منورہ نگاہ داشتند
کہ قبل ازیں بسالہا در صدر حیوٰۃ مخدوم زادہ کلاں انوارے
ساطع در آنجا مشاہدہ کردہ بودند و معلوم ساختہ کہ
مرقد مطہر ایشاں آں موضع باشد۔ و ایں سر را بغایت مخفی میداشتند
اتفاقاً صاحب سر مخدوم زادہ اعظم سبقت کردند
و ایشاں را بعد استخارہ در انجا نگاہ داشتند
و دفن نمودہ بودند۔
کہ بحاذی قبر فرزند سے مرا نگاہ خواہید داشت

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں دیکھ لے۔ اور آنحضرت
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندھوایا۔ اسواسطے کہ
اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ
عمل سنت کے کرنے پر نہایت راغب تھے۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ نے نماز جنازہ کی پڑھائی۔ اور بعد نماز جنازہ کے
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا۔ اس واسطے کہ سنت
یہی ہے۔ فتاوائے سراجی وغیرہ میں کتب معتبرہ سے
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازہ کے کھڑا ہونا اور دعا
پڑھنا مکروہ ہے۔ ہر چند بعضے لوگ اس زمانے میں بعد نماز
جنازہ کے دعا پڑھتے ہیں لیکن یہ عمل خلاف سنت ہے
پس مناسب ہے کہ نہ کریں۔ اور موافق سنت کے کریں۔
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہ کو قبہ منورہ میں حضرت
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا۔ اسواسطے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس نے خواجہ
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس جگہ ایک نور دیکھا
تھا۔ اور معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مرقد مطہر آپکا اسجگہ ہوگا
بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ سے ظاہر کیا
مگر اتفاق سے انہوں نے حضرت سے پہلے رحلت کی
لہذا استخارہ کے بعد مخدوم زادہ موصوف کو اسجگہ دفن کیا

Marfat.com

که آنجا روضه از ریاض جنت می یابم و آنجا جنازه کرد
چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبی از مکاتیب به تفصیل
نوشته اند۔

واین اخبار و وقوع بر طبق آن از خوارق آنحضرت است
قدس سره الاقدس۔

و قبر ایشان را قدر شبر بلند ساخته مسنم کردند
و روز وصال ایشان اطراف آسمان بغایت
سرخ شده بود۔

گفته اند که سرخی آسمان گریه وی است۔
بر دوستان حق جل و علا کما فی الشرح الصدور
عن مجاهد ان السموات والارض یبکیان
علی المؤمن وفیه ایضا بکاء السماء
حمرة اطرافها وفیه ایضا عن سفیان
الثوری قال کان یقال هذه الحمرة
التی تکون فی السماء بکاء السماء
علی المؤمنین

و بعد از ارتحال ایشان به چهار روز صلاح آثاری
شیخ پیر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است
نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در واقعه
ببینم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت
پیشین در مسجد ایشان به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر مقابل میرے
فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ
باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات
شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسیطرح معاملہ کا
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے
اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند مثل کوہان شتر کی بنائی
اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت
سرخ ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا
اسکا ہے۔ دوستان حق جل وعلا پر جیسا کہ شرح الصدور
میں ہے۔ یعنی پہنچی یہ بات کہ آسمان اور زمین دونوں
روتی ہیں واسطے ایماندار کے۔ اور بیچ اسی شرح
میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اسکے کناروں کا
سرخ ہونا ہے۔ اور اسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے
منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان میں
اس جہت سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے
اور آپکے رحلت فرمانیسے چار روز بعد شیخ پیر محمد سلطان
پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں
رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو
خواب میں دیکھوں اتفاقاً رات تمام ہو گئی۔ دوسرے دن
ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

Marfat.com

موذن اقامت گفت ومردم جہت نماز ایستادہ شدند
وعارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ امام بودند۔
ومن در پس ایشاں ایستادم۔ بچشم سر دیدم
کہ حضرت ایشاں برابر من ایستادہ از دست مرا
گرفتند۔ وبخود متصل ساختند۔
تا فاصلہ درمیاں نماند۔
وتا آخر نماز ایشاں را میدیدم فرجی شالی زرد پوشیدہ بودند
وسبحی در پا داشتند۔
ومن بتعمق در نظر کردم کہ مبادا از وہم باشد۔
دیدم کہ شخص بے ریب وشک ایشاں اند۔
وقتی کہ سلام دادیم دیدیم کہ ہیچکس نیست۔
چوں شیخ میر محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازیں قبیل
چیزے دیدہ ام امشب در حجرۂ جماعت خانہ بودم۔
ناگاہ سحرگاہ دیدم کہ حضرت ایشاں از راہ دور
در آمدند۔
وبر سر فرش من نشستند۔ ومرا در بر گرفتند
ہیبتے بر من مستولی شد۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
وشیخ عبد العلیم پسر حقائق آگاہ مرحومی شیخ احمد برکی

موذن نے تکبیر پڑہی اور آدمی واسطے نماز کے کہڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ امام تھے۔ اور میں اُنکے پیچھے
کہڑا ہوا۔ اُسوقت میں نے اپنی اِن آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہٗ میرے برابر کہڑے ہیں۔
اور اپنے دست مبارک سے مجکو پکڑ کر اپنے قریب
کرلیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نہ رہے۔ آخر نماز تک
آپکو دیکھا میں نے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے
اور آپکے پاے مبارک میں موزے تھے۔ اُسوقت میں نے
بغور دیکھا۔ کہ شاید وہم وخیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب بلاشک آنحضرت قدس سرہٗ ہیں۔ جب
نماز ختم ہوئی تو آپکو نہ پایا۔ جب یہ بات شیخ میر محمد نے
بیان کی۔ اِسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اسطرح کا
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تہا صبح کیوقت دیکھا میں نے کہ آنحضرت
قدس سرہ راہ دور سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوئے۔ اور مجکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ جسپر آپکا رعب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہو گئے۔
اور شیخ عبد العلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے مرحوم

Marfat.com

نقل کردہ کہ فیروز خاں برکی در حضور حضرت مخدوم زادۂ
آمدہ۔ نقل کردہ۔ کہ پسر من بیمار بود در آں بیماری نزدیک
او می شد۔ واو می ترسید۔ گفتیم کہ تو حضرت ایشانرا
دیدہ بودی۔ صورت مبارک ایشاں ہیچ بیاد تو
ماندہ ہست۔ گفت حلیۂ مبارک وریش شریف ایشاں
در نظر من است۔
گفتیم پس ہمیں را در نظر دار۔ تا وسواس بطرف شود
وبطفیل حفظ صورت ایشاں حق عز اسمہٗ او را صحت بخشد
ناگاہ غنودگی منقش در ربود۔ گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند۔ ومیفرمایند کہ با با نجدا رسیدیم
ودر بہشت در آمدیم۔
اوّل پائے راست در بہشت در آوردیم۔
بعد ازاں سر۔ بعد ازاں پائے چپ در آوردیم
وقدم خدا گرفتم۔
گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں۔
تا قدم او بگیرم۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و وقت فرزندان
من نرسیدہ است۔
چوں از خواب بیدار شد صحت یافتہ بود وہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ۔
وبعد از دہ روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند۔ وحارث باقی حضرت مخدوم زادگی

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں برکی نے حضور میں
حضرت مخدوم زادونکو نقل کی کہ لڑکا میرا بیمار تہا
اور شدّت بیماری سے تڑپتا تہا۔ مینے اُس سے
دریافت کیا۔ کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکہا تہا۔ اب وہ صورت مبارک آپکی کچہ یاد ہے۔
اُسنے کہا کہ حلیہ مبارک اور داڑہی شریف آپکی میرے
نظر میں ہے۔ پس کہا مینے کہ اِسکو نظر میں رکہ۔
یہانتک کہ وسواس دور ہوں۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہٗ عز اسمہٗ صحت بخشیگا۔ یکایک اُسکو
نیند آگئی۔ اور کہا دیکہتا ہوں میں۔ کہ آنحضرت قدس سرہٗ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا ہوں
اور بہشت میں آیا ہوں اوّل سیدہے پاؤں کو بہشت
میں رکہا مینے۔ اسکے بعد سر کو۔ اور بعد اسکے اُلٹا پاؤں مینے
رکہا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا ہوں اور خدا کے قدم
پکڑ لئے مینے۔ کہا مینے کہ حضرت سلامت مجکو بہی خدا تک
پہنچائیو۔ تاکہ میں بہی خدا کے قدم کو پکڑوں
فرمایا ابہی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جبکہ میں خواب سے بیدار ہوا۔ اپنے کو صحیح وسالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجہ میں نرہا۔ بعد دس روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اِس عالم سے
رحلت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زادہ عارف باقی

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔
کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالی بکمال رحمت من
فرمودند۔ کہ اگر تو اذنے کنی ایں دو فرشتے در قبر تو
بیایند۔ و برقدم پائے تو لحظہ چسپند۔
عرض کردم کہ الٰہی ایں دو فرشتے در حضرت تو بنشینند
او پیش نیایند۔ ایزد متعال نہایت رافت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشانرا پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل و با محمد ہاشم خادم حضرت
ایستادہ است میگوید۔ کہ ایشاں را بسبیل تواضع
میفرمایند۔ الا ضغطہ نشدہ است۔
و فقیر حقیر بدرالدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در راہے میگذرم
و شیخ فرید فاروقی در حضور دار حضرت ایشاں پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
دیدہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسد۔
فقیر در رسید۔ دیدم کہ مینویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا میں نے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھ سے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدمبوسی کریں
عرض کیا میں نے کہ الٰہی یہ دونوں تیری ہی بارگاہ قدس میں مجھے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میری حال پر فرما کر ان فرشتوں کو میری پاس نہ بھیجا
اسکے بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر نہایت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کھڑے تھے۔ انہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلا تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدرالدین عفی عنہ مؤلف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چھ روز بعد رحلت حضرت کے میں نے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ سے گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے میں نے حضرت کو انسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بھی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو میں نے مطالعہ کیا

Marfat.com

عنوان مکتوب این بود که ما خود نگاهبانی این جهانیم تا زمان
از جهان گذشتیم و در آن جهان نشستیم - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ
رَاجِعُوْنَ - ما بیشتر یاد نماند - بعد از آن کتابت پیچیدند - بر بالای
نوشتند - این کتابت مہر اسم خاص و عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرده شد - که حضرت ایشان را در واقعہ دیدم
که انعامات خداوندی جل شانه بعد از ارتحال در باب ایشان
ظهور آمده - بیان میفرمایند بفضل ایزدی شکر میکنند - عرض کردم
که حضرت سلامت شما را از نعمای خود نصیبے عطا کرده اند -
فرمودند بے مرا از جماعت شاکران گردانیدند -
عرض کردم که در قرآن مجید واقع شده است -
وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ - ازین کریمہ
مستفاد می شود که آن جماعت ما پیغمبران اند
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند
آری - اما از الفضل و کرم خود مرا داخل آن جماعت کردند
و تاریخ وصال ایشان آنچه بنده یافته بود -
اینست -
که از لفظ جاه تربت پاک هویداست اینست -

خط کا عنوان یہ تھا - کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان سے
گذر گئے اور اس جہان میں آ گئے تحقیق ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی
طرف جانیوالے ہیں - اسکی آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا -
بعد خط کو تہہ کرکے اسکے اوپر عبارت لکھی یہ خط نزاکا بمہر خاص
اور عارف ربانی میری مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کی گئی ہے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو مینے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالے جلشانہ آپ پر بعد وصال کے ہوئے ہیں ان انعامات
خداوندیکو آپ بیان فرماتے ہیں اور شکریہ کرتے ہیں مینے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالے نے آپکو عطا فرمائی ہے
فرمایا - ہاں مجکو شاکروں کے گروہ میں گردانا ہے -
مینے عرض کیا کہ قرآن شریف میں یہ آیہ کریمہ وَقَلِیْلٌ مِّنْ
عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ - شان میں جماعت پیغمبروں کی ہے
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے -
فرمایا ہاں - مگر اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مجکو اس جماعت
میں داخل کیا -
اور مولف رسالہ ہذا کو تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو
خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک ہویدا ہے -

بیت

مسند احمد مرسل ستعو کرد — از ہجر او فلک را سینہ چاک
بخاک ترتیب لن شد تمم — نگہ کردیم جاہ تربت پاک

۱۲۳۴ھ

تمام ہوا ارشاد جمال احمدی

Marfat.com

منقبت حضرت امام ربانی تصنیف مؤلف

مسئلہ ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی
ہے شان تمہاری العلی سلطان عالم سرہندی

تم نائب احمد احمدؐ ہو تم پیارے احد کی بیحد ہو
مثل نہ ہوا ہے کوئی ولی سلطان عالم سرہندی

تعریف بھلا ہو آپکی کیا حیران یہاں ہے فکر رسا
کہتے ہیں سبھی فرشی عرشی سلطان عالم سرہندی

کیا رتبہ عالی ہو بیاں مجھ عاجز سے اے شاہ شہاں
تم سارے جہاں کے ہو ہادی سلطان عالم سرہندی

از فرش زمیں تا عرش بریں کہتے ہیں تمہیں سب اہل یقیں
محبوب خدا محبوب نبی سلطان عالم سرہندی

اے ابر سخی بحر عطا اے مہر وفا اے شمع ہدیٰ
قربان ہو تم پہ جان میری سلطان عالم سرہندی

تم شاہ ہدا تم راہ نما تم نائب خدا ہو نور خدا
تم یکتا ہو تم لاثانی سلطان عالم سرہندی

تم شاہ شہاں تم فخر زماں تم جان جہاں تم عرش مکاں
فریاد تمہیں سے ہے میری سلطان عالم سرہندی

لاکھوں ہیں ستارے گم مجھ سے اے شمس ضیا ضو میں تری
فریادی تمہی سے مرشد بھی سلطان عالم سرہندی

اے مہر ولایت شاہ شہاں اے شمس ہدایت جان جہاں
سب کے لطیفے ہوں جاری سلطان عالم سرہندی

میں در پہ تمہارے آیا ہوں اور چند مرادیں لایا ہوں
ہو جائیں یہ پوری میری سبھی سلطان عالم سرہندی

اس درگہ عالی پہ شاہا گم [illegible] ہوں میں آیا
اب کیجئے میری راہبری سلطان عالم سرہندی

اعزاز حزیں کو اے شاہا دو خواب میں اپنا جلوہ دکھا
مدت سے تمنا ہے اسکی سلطان عالم سرہندی

تمام شد

Marfat.com

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جائے مزار

نمبر شمار اسمائے بزرگان	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

۱ حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں نفس کل جہان عاجز آپ خاتم النبیین سیدالمرسلین رحمۃ للعالمین سرور عالم
فخر بنی آدم محبوب خدا ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم حضور کی ولادت باسعادت
بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول بسال فیل بعد چہ سو برس حضرت روح اللہ
عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۱ھ
ہجری مقدسہ مزار مقدس ومطہر مدینہ طیبہ در حجرہ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ خلیفہ اول وجانشین یار غار جناب رسول
مقبول ہیں۔ آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے۔ اسی وجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا۔
اور نسبت اور رابطہ سے تکمیل پائی۔ جامع کمالات صوری ومعنوی ہوئے۔ اور تمام اصحاب کرام میں
افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہوئے۔ ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرہویں ربیع الاول
بعد دو برس چار مہینے واقعہ فیل سے وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی
سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ روضہ مقدس حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں

۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کردگار اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور
انکی خاص توجہ سے مرتبہ تکمیل کو پہنچے۔ آپ ملک پارس میں پیدا ہوئے۔ زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اُسوقت سے عربی زبان بخوبی بولنے لگے۔
ایک ہرن اور ایک پرند آپکے بلانے سے فوراً حاضر ہوا۔ وفات آپکی دسویں (۱۰) رجب سنہ ۳۳ھ کو ہوئی

مزار ... و بعضی وفات آنحضرت ... رجب سنہ ۳۵ھ واقع شد از لفظ لباب سنہ وفات دریاب

مزار مبارک آپکا مداین میں ہے۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضہ آپ کبار تابعین اعاظم فقہا سے مدینہ منورہ سے ہیں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے کی۔ اور فیض باطنی آپنے حضرت سلمان فارسی رضہ سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو برس (۱۰۰) سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات آپکی چوبیسویں (۲۴) جمادی الاول سنہ ۱۰۱ھ میں ہوئی۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ حضرت امام حسین رضہ کے پرپوتے اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضہ کے نواسے ہیں۔ فیض باطنی حضرت امام قاسم سے پایا۔ آپ بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان شریف سنہ ہیں۔ اور وفات بروز دوشنبہ بتاریخ پندرہویں رجب ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام بقیع قبہ اہل بیت میں۔ وقیل سنہ ۱۴۶ھ وفات ناصح تاریخ ایشان است

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ بڑے اولیا کاملین سے ہیں۔ آپنے ایک سو تیرہ (۱۱۳) بزرگوں کی صحبت اور خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضہ کے فیض روحانیت سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامت اور مقامات تھے۔ ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ دوسرے وقت میں لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا۔ آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں۔ تو سزا اسے شرعی دینا۔ جب دوبارہ پھر اسی حالت میں آپکی زبان سے یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو بموجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہوا۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہو گیا۔ ایک بار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ دریا پر دو جانور ملے اور چاہا کہ آپکو اپنے اوپر بٹھا کر پار پہنچائیں۔ آپنے فرمایا ہم اسپر فخر نہیں کرتے۔ اجرت دیکر کشتی پر جائینگے۔ ہمکو کرامت نہیں چاہیئے۔ ولادت آپکی سنہ ۱۳۶ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرہویں شعبان سنہ ۲۶۱ھ میں

Marfat.com

ہوئی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ یہ شہر ملک فارس میں ہے۔ تاریخ وفات اکرم ست ۲۶۱

۷ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ بڑے اولیاء کاملین سے غوث زمانہ تھے۔ آپنے تربیت حضرت بایزید رض کی روحانیت سے پائی۔ اور تکمیل کو پہنچے۔ اور ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رض تک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر مولانا ترک طوسی رض کے اور وہ مرید حضرت ابو یزید عشقی رض کے۔ اور وہ مرید حضرت شیخ محمد مغربی رض اور وہ حضرت بایزید بسطامی رض کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے۔ ایکبار ایک جگہ آپنے زمین کھود دی تو اس میں سے چاندی اور سونا۔ اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا۔ کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے ایک دفعہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ دیوار تعمیر فرما رہے تھے۔ اور شیخ بوعلی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بسولی نیچے گر پڑی۔ پھر وہ بسولی خود بخود آپکے ہاتھ میں آگئی۔ یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے۔ ایکبار محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیرہن مبارک دیا۔ جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے۔ اور بڑی مشکل پیش آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اُسوقت محمود نے پیرہن مبارک اپنے ہاتھوں میں لیکر دعا مانگی۔ کہ الٰہی اسکی برکت سے فتح دے۔ اللہ تعالےٰ نے انکو فوراً فتحیاب کیا۔ شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا۔ کہ تونے میرے پیرہن کی کچھ قدر نکی۔ اگر تو اُن سب کیلئے اسلام کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالےٰ سبکو مشرف باسلام فرماتا۔ وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مضافات بسطام سے ہے تاریخ وفات حضرت نائب رسول اللہ ۴۲۵

۸ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی سے پایا آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکھا تھا۔ پھوٹ گئی۔ اور گوشت کتا کھا گیا۔ آپنے بدون اُنکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا۔ کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا اُسکی ہانڈی یونہی پھوٹا کرتی ہے۔ اور گوشت کتا کھا لیتا ہے۔ ولادت آپکی ۴۳۲ھ

اور وفات چوتھی ربیع الاول ۴۷۵ھ کو ہوئی۔ مزار پر انوار طوس میں ہے۔ جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور فارمد ایک موضع ہے مضافات طوس سے ہے

۹ حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی
سے پایا۔ اور کملاے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات میں رتبۃ الحیا۔ اور منازل السالکین
اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی بن غیش رض نے چند جزء اسے آپنے خواب میں آنکو
بتایا کہ یہ جز میری کتاب رتبۃ الحیات کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت وعظ کے برسر
آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ شاید مرتے وقت تم ایماندار نہو۔
آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہو کر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہو کر مرا۔
ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک
مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہو امام العارفین تاریخ الشان

۱۰ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف
ہمدانی رض سے پایا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر
نفی اثبات باواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سر دفتر طبقہ خواجگان ہیں۔
آپکا مرتبہ ولایت یہانتک بڑھا ہوا تھا۔ کہ روزمرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ شریف
میں پڑھا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو
آپنے تحریر فرمایا تھا۔ آپکی یہ آٹھ (۸) اصطلاحیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت
در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں
مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ
میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔

۱۱ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عظماے اولیا اور کبراے
مشایخ ترک سے ہیں۔ علم۔ حلم۔ تقوےٰ۔ نہایت درجہ رکھتے تھے۔ فیض باطنی آپنے

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضہ سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادہ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرۂ شوال ۶۱۶؁ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس بوگر میں سولہ (۱۶) کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو چھبیس (۱۲۶) سال کی ہوئی۔ شمس برج ہدا؁ تاریخ ارتحال ایشان ہے

۱۲ حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارف رضؓ سے حاصل کیا۔
انکے اصحاب میں آپ بڑے ممتاز اور خلوت و جلوت میں ہمساز تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادۂ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود الخیر
فغنوی رضہ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے انکے پاس آئی۔ اور واپسی میں حضرت خواجہ علی رامتینی رضہ کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اڑتے ہوئے گذرے اور زبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہ۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے سولہ (۱۶) کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی سترہویں (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵؁ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
جو سات (۷) کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان تاریخ ارتحال ایشان ہے

۱۳ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رضہ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیاء صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لیگئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے۔
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے فرمایا جبتک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک وقت تیرہ شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کر لیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سبکے مکانوں پر موجود ہوئے
ایک دفعہ آپکے ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپکے ہو جاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپکے ہوگیا۔ مگر پھر چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اسطرح فیض

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر الٰہی کراتے اور اپنی توجہ سے انکے قلبوں کو
نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ اسطرح ہزارہا آدمیوں کو گروہ اولیا میں داخل
کر دیا۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم
میں کہ جو ملک خارزم میں ہے۔ رامیتن قصبہ ہے۔ بخارا سے چھ (۶) میل پر۔ نساج بفتح و تشدید۔
باخذہ کشف اللغات مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر نہ علم حال فوق قال بودی کے شدے	بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج را

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔ ہفصد و بست و یک ز ہجرت بود رفت آن شبلی و جنید زمان

۱۴ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رض سے پایا
اور اولیاء اولو العزم سے ہوے۔ جب آپ کوشک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہاء الدین
نقشبند رض سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکی قدموں کی
برکت سے یہ کوشک ہندواں قصر عرفان ہوجائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر
۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔ ہادی واصل باخدا

۱۵ حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالے عنہ آپ ولی مادر زاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شباب میں
آپکو کشتی کا شوق تہا۔ ایکروز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رض جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے
اور آپکو دیکہا۔ آپ بیقرار ہوکر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور پہر مرید ہوکر
فیض باطنی حاصل کیا۔ اٹہائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم
شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپکی
بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں (۱۵) جمادی الثانی ۷۷۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوخاریہ میں ہے
جو مضافات بخارا سے ہے۔ صاحب انوار عرفان بود تاریخ ارتحال ایشان ست

۱۶ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند بخاری رضی اللہ تعالے عنہ
آپ سرحلقہ خواجگان نقشبند اور امام الطریقہ ہیں بچپن سے آپکے چہرہ مبارک سے آثار کرامت

Marfat.com

اور ہدایت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضؓ کی فرزندی میں سرفراز تھے۔ اور فیض باطنی
حضرت سید امیر کلال رضؓ سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضؓ کے روحانیت سے
پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضؓ کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رضؓ تک حضرات طریقت
ذکر جہر بھی کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑکر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت
و ولایت ہیں ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رضؓ کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔
اُسیوقت تمام عالم اُنپر منکشف ہوگیا حضرت مولانا محمد عارف رضؓ خوارزم میں تھے۔
آپنے بخارا میں تمام حال اُنکا بیان کردیا جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان
کیا تھا۔ ایکمرتبہ آپنے اپنی ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رضؓ سے فرمایا۔ کہ مرجاؤ۔ وہ فوراً مرگئے۔
پھر باشارۂ غیبی فرمایا کہ زندہ ہوجاؤ۔ وہ زندہ ہوگئے۔ ایک شخص ایک رات اپنی محبوب کے ساتھ
بوس و کنار میں رہا۔ اور صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار
کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہمسے یوں کہو۔ ہمسے محبت رکھنے والے
اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور ہر فعل بد سے
سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی بماہ محرم الحرام ۷۰۸ھ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول
۷۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قصبۂ عارفاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تاریخ
حضرت خواجہ محمد علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ ١٧
سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ آپ ایسا رتبہ
عالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رضؓ سے جب مسند ارشاد پہ بیٹھے تو تمام اصحاب حضرت
خواجہ بزرگ رضؓ نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ معتزلیوں پر آپنے نظر ہدایت
ڈالی۔ فوراً انکار حق سبحانہ تعالیٰ انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایک دفعہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر
ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کرو نہیں
تباہ دونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ اور عرض کرکے توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

Marfat.com

بعد نماز عشا کے بیسویں (۲۰) تاریخ رجب ۸۰۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع قو تجھا بنیاں میں ہے۔
جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عارفان تاریخ وفات شریف آنکی ہے

۱۸ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ بڑے اصحاب کامل و اکمل حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند رضہ کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رضہ سے پایا۔ آپنے کلام اللہ
شریف کے آخر کی دو پارو نکی تفسیر لکھی ہے۔ اور بڑے اسرار اُسمیں لکھے ہیں۔
اُسکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایکبار حضرت خواجہ نقشبند رضہ نے فرمایا
تھا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتھ ہوگا۔ اور جو تمسے مرید ہوگا۔ وہ بعینہ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ
کے رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں (۵) صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ہلفتو یہ موضع ملک
خراسان میں واقع ہے۔ شمس الہدایت تاریخ وصال کی ہے

۱۹ حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ ولی مادر زاد تھے۔
آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے پایا۔ اور ایک نُور کامل ہو گئے حضرت مولانا
ممدوح رضہ نے آپکی نسبت فرمایا تھا کہ طالبانِ حق میں طالب ایسا ہونا چاہئے۔ آپ بڑے
صاحب کرامت اور ولایت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید ایکروز ہوا پر اُڑتے ہوئے جاتے تھے
آپنے یہ گستاخی اُنکی دیکھکر تمام حال سلب فرمالیا۔ اِس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہو گئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تھے کہ چھُری ماریں اُسوقت فوراً
آپ ایک چرواہے کی شکل میں اُنکو ظاہر ہوئے۔ اُنہوں نے حیران ہو کر تامل کیا۔ آپنے اُنکی ہاتھ سے
چھُری چھینکر اور اپنی اصلی صورت میں ہو کر فرمایا۔ کہ بتا اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم
مبارک پر گر پڑے اور توبہ کر کے معافی چاہی۔ آپنے اُنکا قصور معاف فرما دیا۔ اور جو حال سلب
فرمایا تھا۔ عطا فرما دیا۔ سُبحان اللہ کیا آپکی رحمت تھی۔ شیخ ابو سعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے
وہ ایکروز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت کی آواز
اُنہوں نے سُنی کہ فرماتے ہیں۔ اے ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید نے آپکی آواز سے نہایت

منقول ہے۔ اور اس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایکبار چند خادم آپکے بازار کو گئے تھے۔ ایک طالب خوبجمال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب واپس آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہوگئے کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔ وہ بہت شرمندہ ہوئے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسیکی دلمیں بُرا ایکا۔ آتا تھا۔ آپ فوراً بنظر ہدایت ظاہر فرمادیتے تھے۔ ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دو شنبہ اُنتیسویں (۲۹) ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجہ عابد ان عبید الله

۲۰ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ اقربائے حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے ہیں۔ فیض باطنی حضرت خواجہ عبید الله احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ انکے بڑے مقبولوں اور عاشقوں اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہونیسے پہلے ہمیشہ زہد ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ ایکروز باشارہ غیبی حضرت خواجہ احرار رضہ کی خدمت فیضدرجت میں آئے اور بیعت کی۔ اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اُسیوقت آپکو حضرت خواجہ رضہ نے صاحب ارشاد کیا۔ آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالامال کیا۔ وفات آپکی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع وخش میں۔ یہ مضافات ملک حصار سے ہے۔ ہو ولی شیخ تاریخ ہے

۲۱ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالے عنہ آپ برادر ہمشیرہ زادہ بھی حضرت مولانا محمد زاہد رضہ کے تھے۔ اور خلیفہ بھی۔ آپنے بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی۔ ایک روز سخت بھوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اسوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رضہ کی خدمت میں جاؤ اور اُنسے صبر و قناعت سیکھو۔ آپ آپکی خدمتمیں آئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایکمدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے اور عالم کو دولت فیض سے مالامال کیا۔ وفات آپکی اُنیس محرم ۹۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک موضع اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے۔ زہے شیخ ابدال تاریخ گفت

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایکمرتبہ تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تہا۔ آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ انکے پاس امتحان کی ارادہ سے آنا نہ چاہئے۔ ایسے خیالات کے سبب سے انکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ انکے دیکھنے کو خالصاً للہ آنا چاہئے۔ ایک دفعہ عبد اللہ خان والی توران نے آپکو خواب میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمیں کمربستہ حاضر دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوا۔ تو آپسے ملا۔ اور پہچانکر قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک قصبہ امکنگ میں ہے۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔ مرکز دائرہ قطبیت تاریخ ہے

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔ اول آپنے حضرت خواجہ احرار رض کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت خواجہ احرار رض حضرت مولانا خواجگی امکنگی رض کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور مرید ہوکر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہوگئے۔ پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہوکر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بڑی بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے اور نہایت قلیل کہانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نامی مرید تھے آپنے انکو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض انکا جاتا رہا۔ ایکروز ایک لڑکا قلعہ پر سے گرکر مرگیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہوگئی ہے۔ یہ فرماکر اس لڑکے کو آپ اٹھاکر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تہوڑی دیر کے بعد اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تہا۔ لوگ حیران ہوگئے۔ (۷۵) ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر میں

میں ہوئی - مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ - بحر بود تاریخ وفات ہے

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقہ نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رض سے حاصل کیا - آپ بڑے کامل واکمل شیخ وقت تھے

اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت وولایت وہدایت سے تھے - تمام عالم میں آپکی فیضان

کی ابتک دھوم ہے - اور رہیگی - اس واسطے کہ آپ تو مجدد الف ہیں - یہ مرتبہ عالی تو خاص

آپہی کا ہے - آپکے حالات بیان سے باہر ہیں - آپکی تعریف کرنا محال ہے -

کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیر ومرشد حضرت خواجہ صاحب رض نے فرمایا -

شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں ہمجیسے ستارے ہزاروں گم ہیں - آپکی فضائل ومعارف

آپہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوسکتے ہیں - ولادت شریف آپکی نوسو اکہتر ۹۷۱ سنہ میں

اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر ۱۰۳۴ سنہ میں ہوئی - عمر شریف آپکی تریسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی

مزار مقدس ومنور سرہند شریف میں ہے - ظل ... تاریخ وفات سے

۲۵ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ - آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے

اس جگہ اتنی کافی ہے - کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رض کے سب سے منجھلے صاحبزادہ

اور دوسرے خلیفہ ہیں - آپکے انوار سے عالم منور ہے - اور آپکی فیضان سے جہان فیضیاب

ہی - ولادت آپکی گیارہویں شوال ۱۰۰۷ سنہ یا ۱۰۰۹ سنہ میں اور وفات بروز دوشنبہ نویں (۹) ربیع الاول

۱۰۷۹ سنہ میں ہوئی - مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضہ مبارک حضرت امام ربانی رض کے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ - آپ پانچویں نور نظر لخت جگر عروۃ الوثقےٰ

خواجہ محمد معصوم رض کے ہیں - آپ کمالات ظاہری وباطنی واستقامت شریعت اور ثبات

طریقت میں مثل اپنے پدر بزرگوار کے تھے - اور آپہی سے فیض باطنی حاصل کیا - ولادت آپکی

۱۰۴۹ سنہ میں اور وفات بیسویں (۲۰) جمادی الاولےٰ ۱۰۹۶ سنہ کی رات میں ہوئی - مزار مبارک آپکا

سرہند شریف میں قریب روضہ مقدس حضرت امام ربانی رض جنوب کی جانب ہے -

Marfat.com

۲۷ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضؓ سے حاصل کیا۔ آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست بیہوش رہے۔ آپکی کئی روز کا کھانا۔ یعنی نان جویں پکا لیتے تھے۔ اور جب بہت بھوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر کھا لیتے۔ اتباع سُنّت کی حالت یہانتک تھی۔ کہ ایکروز پائخانہ میں بھولے سے سیدھا پاؤں رکھدیا تھا۔ اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہوگیا تھا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گھبراتے تھے۔ جب کبھی کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ غفلت دنیاداروں کی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی ہے۔ ایکدفعہ ایک فاحشہ عورت نے آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا۔ عین موقع قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان حائل ہوگئی۔ وہ عورت گھبرا کر چلّانے لگی۔ اور مرید نے نہایت منفعل ہوکر توبہ کی۔ آپکی کرم سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے۔ وفات آپکی گیارھویں (۱۱) تاریخ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے۔ یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

۲۸ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رضؓ سے سولہ (۱۶) برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجددیہ کو پہنچے۔ آپ بڑا جذب اور عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سُنّت پر نہایت مستقیم تھے۔ کرامتیں آپسے بحد و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید قید ہوگئے اُنکے بھائی نے آپسے عرض کیا۔ فرمایا کہ آج اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے۔ انشاءاللہ تعالےٰ کل کو وہ چھوٹ آوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایکدفعہ قبرستان میں ایک شخص نے امتحاناً ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اُسکا حال بیان فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیری دوست کی قبر تیرے

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک سنہ ۱۱۱۱ھ بروز جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں محرم الحرام سنہ ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک ناحق پرست نے آپکی سینہ مبارک پر طپنچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمدللہ۔ جو آرزو تھی وہ برآئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔ مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبداللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔
اور مشایخ وقت سے ملے۔ اور بائیس ۲۲ سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحبؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور سنہ ۱۱۸۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقۂ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت حضرت پیر روشنضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزار ہا آدمیوں کو دولت فیض سے مالامال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سوا چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ نفی اثبات ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی واثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام خانقاہ پُرنور رہتی تھی۔ اکثر فاسق وفاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔
ایک وزا ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا۔ اور اُسیوقت زنار توڑکر مسلمان ہوا اور آپکے خدام میں داخل ہوکر دولت باطنی سے مالامال ہوا۔ ولادت آپکی سنہ ۱۱۵۸ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ ماہ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت مرزا صاحبؒ کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابوسعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ محمد معصوم رضہ بن حضرت

Marfat.com

امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی اولاد میں ہیں۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رح سے پایا
اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپنے
گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ
کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایکروز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں
ایک شہزادہ نے مسے عرض کیا کہ مینے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ
مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اِس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوئے
ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذلیقعدہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک
شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف
پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے۔

۳۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشایخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ
قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرہ خدام میں داخل ہوکر دولت
معرفت سے مالامال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے
محبت رکھنے کی بدولت مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رح سے
پایا۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رح بھی حضرت
شاہ غلام علی رح کے خلیفہ تھے اور آپنے انسے بھی فیض باطنی حاصل کیا تھا۔ اِس سبب سے اسم مبارک شجرہ عالیہ میں رکھا ہے
ولادت آپکی غرہ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ
میں ہوئی۔ مزار پُر انوار مدینہ منورہ بقیع میں قریب قبہ مطہرہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۳۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی۔ آپنے فیض باطنی حضرت
شاہ احمد سعید رح سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے
مولوی محمد ولی النبی صاحب اسم بامسمی ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں۔

Marfat.com

آپکی حلم سے سب آپکو جاننے والے بخوبی واقف ہیں۔ آپکی فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہو گئے۔ اللہ تعالے یہ فیض آپکا اس صورت میں تا دیر قائم رکھے۔ آپکے اوصاف اگر کچھ بھی بیان کیے جاویں۔ تو یہ رسالہ ایک بڑی کتاب ہو جاے۔ آپکے تعینات پانچ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد رشید علیخاں صاحب انصاری حکیم صاحب حاجی مولوی محمد مجتبی خان صاحب سید خان صاحب ولایتی کہ جنکا غزنی میں فیض جاری ہو رہا ہے۔ مولوی عبد العزیز صاحب رئیس سینٹھہ ضلع بلندشہر جنکی بانی ہر دو خورد و کلاں قصبہ سینٹھا و بہر یاب ہیں مولوی سید محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوس ہے۔ ۴۳

حضرت محمد رشید علیخاں صاحب عرف منشی صاحب یعنی مد ظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت حافظ محمد عباس علیخاں صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی بعدہٗ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا محمد ولی النبی صاحب مد ظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔ اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کر کے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت زا صاحب رح مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوے۔

حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنی دست مبارک سے آپکی فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور خرقہ پہنایا اِس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفا میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اِس احقر کی موجودگی میں فرمایا کہ منشی صاحب اب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجیے۔ اسواسطے کہ اب مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود اندر تشریف لیجاتے ہیں۔ اِس غرض سے کہ خدام کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن بتاریخ دسویں شوال ١٢٦٥ھ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالے بطفیل حضرت اطہر آپکی سلامتی میں اِس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرما کے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

تمت

Marfat.com

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر
یہ قسمت مری جو نہ آئے نظر
میسر مجھے وہ بصارت نہیں
وہ دل آشنائے حقیقت نہیں

نہیں دخلِ نقصاں تری ذات میں
تو یکتا ہے کامل ہے ہر بات میں
نہ تو خواہش سے صبح و مسا
ہیں دن رات پابند حرص و ہوا

تو خلاق و رزاق ہے لاشریک
تو سب سے جدا اور سب کا شریک
کوئی لکھے کس طرح تیری ثنا
نہ ہمسر ہے کوئی نہ ثانی ترا

تو قادر توانا ہے بے دست و پا
رہِ حمد کا طے ہو گیا مرحلہ
گنہ میں مرے دن رات کھو گئے
انہیں بخشدے تو نبی کے لئے

سوا تیرے کس سے کروں التجا
تجھی سے ہے امیدِ عفو و عطا
ٹھہر اے قلم ہے ادب کا مقام
بس اب ہو نبی پر درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمدِ پاک پر
حبیبِ خدا شاہِ لولاک پر
سلام علیک اے شہِ دوسرا
سلام علیک اے مہِ والضحیٰ

رسولوں کے سرور سلام علیک
خلائق کے رہبر سلام علیک
سلام علیک اے شہِ انس و جاں
سلام علیک اے شفیعِ جہاں

نبی مکرم سلام علیک
رسولِ معظم سلام علیک
سلام آپ پر آلِ دیندار پر
اور اصحاب و ازواجِ اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

پس حمد لکھتا اب خامہ ہے
ولی نبی کا نسب نامہ ہے
مگر اصل مطلب سے پہلے بیاں
وہ احوال ہے قفلِ کامِ زباں

ہوا جس سے خلقت کا تخم آشکار
اور انکی ہیں پرتو رسالتمآب
عیاں علم حق سے ارادہ ہوا
کیا پانی سے موج کو آشکار
زمیں سے عیاں صورت خاک کی
نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا
ملقب کیا نقطۂ آدم کو سات
ہوئے شیث پہر انکی نور نظر
خدای جہاں نے بصد کر و فر
بیارد ہیں انکے پسر بیگمان
ہوئے انکے پیدا وہ عالی مقام
خدا نے جو فرزند انکو دیا تو
جو شالخ سے عابر کو پیدا کیا
کیا اسنے شالخ کو دہر میں
خدا نے جو احسان اپنا کیا
پہر انکے پسر دین کے بادشاہ
یہ ثابت ہے ثابت تہے انکے پسر
یکو بعد دیگر ہویدا ہوئے
دیا انکو فرزند عالمیتام
نضر سے ہوئے مالک فی حشم
تو ہی انکے بیٹے پہ کعب کے

یہ نقشہ کہینچا تہا بعد ہزار
ہوئے انسے خلقت میں فیضیاب
ارادے سے قدرت نکو پیدا کیا
بنے موج سے جہاں گا انجام کار
نشانی ہے جو قدرت پاک کی
زمیں پر خلیفہ کو پیدا کیا
وہ کرتا رہا شکر ہر دم کو ساتھ
نبوت کے اکرام سے بہرہ ور
کیا انسے قینان کو جلوہ گر
پہر اخنوخ فرزند جنت نشاں
جنہیں خلق کہتی ہے سلک تمام
ملقب جہاں میں اُو سامنہ ہوا
کیا انکو فرزند فالغ عطا
خدا نے بکرم ہر اک شہر میں
براہیم کو اُنسے پیدا کیا
نبی مکرم ذبیح اللہ
اور انسے سلامان ہے ہو جلوہ گر
تہ آسمان عالم آرا ہوئے
کہ تہا محمد کہ جنکا مشہور نام
اور انسے فہر کو کیا محترم
عدی اور منسے انکی پیدا ہوئے

کہ ذات خدا سے جہاں ہے قدیم
انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا
پس چند مدت بنا اک گہر
وہی جہاں گہر جسم گئی ہر کہیں
پس مدت بعید و بی شمار
بنا ادریس خازن اسرار کا
نبوت کا خلعت عنایت کیا
انوش انکی فرزند والا تبار
جو انکی پسر کا یہ دے تسلیم
پسر انکا جو نیک انجام تہا
کیا نوح کو حق نے انکا پسر
پہر ارفخشد و شالخ با خبر
ہوئے اُنسے ارغو تہ آسمان
دل افروز ناخور انکے ہوئے
ہوا فضل یہ خاص رب جلیل
خلف انکی قیدار پیدا ہوئے
ہمیسع و اُدو و اُد۔ عدنان نام
پہر الیاس کو حق نے ظاہر کیا
ہوئی شہرت ازشیت فخر جہاں
پہر انسے ہوا غالب جلوہ گر
نکو رو نکونام نیکو صلاح

ہوئی انکے تو صفات عظیم
طفیل انکے ہوگا جو ہوگا سدا
گہر سے کیا پانی کو جلوہ گر
بنی یک شئی نام جسکا زمیں
اٹہی خاک سے حق نے با صد وقار
کرم کیا جملہ ابرار کا تو
سرفراز اعزاز عظمت کیا
ہوئے عالم افروز لیل و نہار
تو مہلیل سے پہر مہلائل رسیم
متوشلخ دہر میں نام تہا
رہی عمر پہر قوم کے راہبر
کہ اول یہ ہیں قوم ہیں پیمبر
تہی نام اور تہی کا ودان
کہ تارخ جگر بند جنکے ہوئے
کیا انکو ارشاد اپنا خلیل
حمل پہر شرف بخش دنیا ہوئے
معد و نزار و مضر۔ لا کلام
نبوت کی ہے ید روشنی ظاہر کیا
خزیمہ کنانہ نضر بیگمان
کیا حق نے ہر طور سے نامور
صدو سے ہوئے رونق افزا رواج

Marfat.com

قرط انکے فرزند فرخندہ جاہ
ہوا شیخ عبد عمر کا اُنسے ظہور
ازاں بعد باشوکت کروفر
دکھایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی ورع کی کیا ہو بیاں
ہوئی انکے فرزند عبد الہ
براہیم انسے ہویدا ہوئے
ہر اک انمیں واعظ برابر رہی
تولد ہوئے اُنسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوے مقتدا
شعیب انکے فرزند والا گہر
پہر اسحاق خورشید معنی نما
سرور دل و جان و نور نظر
پسر کا بہی نام ہو نقش گیر
رقم کر تو نام انکی فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین حق فرخندہ پے
پسر انکی آگاہ راز صمد
سراپا تہے مانند خورشید نور
رسولوں سی جو کام حق نے لیا

قرط کے جگر بند عبد الہ
اور اس سے فضیل سراپا شعور
ہوئے عالم افروز حضرت عمرؓ
سر آل و عترت ہوئے کیا یا نہاں
لرزتے تھے شاہان کشورستاں
جہان شریعت حقیقت پناہ
پہر اسحاق عالم میں پیدا ہوئے
ملقب بہ اکبر بہ اصغر رہے
سلیمان نامی گرامی پسر
مع الدین پیدا ہوے بے نظیر
ہوئی دہر میں یوسف مہ لقا
حمید صفات و فرشتہ سیر
مہ عالم زہد و تقوے ہوئے
کیا حق نے یوسف کو انکا پسر
اگر دین سے پہلے لکھے نظیر
امام رفیع او دین کو ملا
سراپا سعادت حبیب الہ
ہوئی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ سیر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور نزدیک و دور
وہی تہا پسر انکی تجدید کا

ولد انکے ذیجاہ و ذی اقتدار
پہر اُنسے وہ پیدا ہوئے خوش کلام
شجاع عدو بند کشور کشا
قوی دین حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تہے ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوئی جلوہ گر مہر عبد الہ
جو تہے واعظ اصغر بنات روز
ہوا پہر جو منظور اللہ کو
جو لکہے اسیطرح لفظ شہنشاہ
ہوئی شیخ احمد جو انسے عیاں
ہوئی لخت دل انکے عبد الہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان اپنا کیا
ہوئی جانشیں انکی لائق پسر
یہ بانی سرہند ہیں لا کلام
بڑا فضل خالق نے اپنا کیا
کری زیب تحسین سے خیم گر عابدین
جگر بند انکے شہ عارفاں
ملا ہی کسیکو نہ یہ مرتبا
کمال نبوت دیا ہے انہیں

رباح سپہ شہید روزگار
کہ مشہور جنکا تہا خطاب نام
جہان خلافت کے فرمان روا
تحیر میں کفار تدبیر سے
اگر میں نہ ہوتا تو ہوتے عمرؓ
اسیلئے بہ ناصر حقیقت نگر
یکی ابن دم نور بخش نگاہ
ہوئی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہو نام انکے امید شتاب
بنا عالم نور سارا جہاں
بڑی اہل تقوے بڑی دین پناہ
حمید خصال و ستودہ صفات
سلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک مرتبہ نور دل آگہشتہ
انہیں سے ہے یہ شہر نامی مدام
کہ انسے محمد کو پیدا کیا
عیاں انکے فرزند ہو یا یقیں
جناب احمد پیشوائی جہاں
جو انکو کیا ہی خدا نے عطا
کمال رسالت ملا ہی انہیں

Marfat.com

مقامات جتنے ہیں انکو ملے
ولیونمیں ایسا ہوا کون ہے
یہ نائب اولوالعزم حضرت کے ہیں
وہ احمد رسول و حبیب خدا
وہ ہیں آفتاب عرب شاہ دیں
جدہر دیکھے انسان اہل بصر
مکانات سب مثل ایوان خلد
یہ انوار سب ذات حضرت کی ہیں
بہت انکے پیرو ہیں ہر شہر میں
جو انکو ملا ایزد پاک سے
خصوصًا وہ روضہ کہ شام و پگاہ
وہ قبہ ہے یا القبہ نور ہے
ملک ہر طرف پھر کے سب شرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب
زیارت سے اُس تربت پاک کی
نہ باقی تمنا نہ حسرت رہے
تو مقبول فرما میری یہ دعا
شرف بخش یا پھر کمال
دیا انکو خالق نے نور نگاہ
شریعت لعقیدت میں یکتا ہے پھر
نہیں اب کوئی اُن سا ہوا پارسا

کسی سے بھی اتنے نہ ثابت ہوئے
مجدد ہزاری بنا کون ہے
ولی یہ مقام نہایت کے ہیں
یہ احمد ولیوں کے ہیں پیشوا
یہ مہتاب سرہند ہیں بالیقین
عجب عالم آئے نظر کو نظر
گلی کوچے رشک خیابان خلد
شہنشاہ ملک ولایت کے ہیں
یہ ہیں سید الطائفہ وہر سیا
وہ باہر ہے امکان ادراک سے
فدا دل ہو جی پر تصدق نگاہ
وہ تربت تو نور علی نور ہے
ادب سے کھڑے رہتے ہیں ہر طرف
کہ پھر دیکھوں جا کر وہ جا ادب سے
کروں میں خوشی جان نچھاور کی
نہ پروا ہے بیم قیامت رہے
طفیل محمد شہ انبیا
پسر انکے یعقوب و سیف جمال
سراپا مقدس ولی الٰہ
ضیاء النبی شاہ فیروز پھر
محمد ولی النبی شہ ہے سوا

ولایت کا رتبہ ہر ایک کو دیا
بیاں کوئی کیا انکا رتبہ کرے
ہیں سید قریشی نبی الورا
وہ احمد جناب رسالتمآب
زہے شہر سرہند رشک بہشت
کھلے دل یہاں کا نیا طور ہے
چمن روح پر فضا دل کشا
برستا یہاں روز و شب نور ہے
علوم حقیقت میں وہ نامی ہیں
کوئی انکے رتبے کو کیا پا سکے
تجلی فزا صورت طور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت یہاں
مجھے یاد آتے ہیں شام و سحر
جگر سے ملوں روضۂ پاک کو
دکھا دے یہ روضہ قصر گردوں محل
اگر تجکو یا رب ہو منظور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید
پدر کی طرح سے فضیلت مآب
پسر کا ہو نام انکے اسد عیاں
شرف بخش پیر جوان و صبی
کریم و رحیم و حلیم و ولی

کمال اولوالعزم انکو ملا
جو انسان ہو وہ بیاں کر سکے
یہ شیخ القریشی ولی خدا
یہ احمد جناب ولایت مآب
ہوا مشک بو خاک عنبر سرشت
زمیں ادہر ہے آسماں ادہر ہے
ہوا میں دم عیسوی کا مزا
جو ذرہ ہے یہ وہ ذرہ طور ہے
شریعت طریقت میں یکتا ہے وہ
ادہر وہم انساں کہاں جا سکے
جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
فلک سے برستی ہے رحمت یہاں
وہ روضہ کہ سجدے کیے دیوار و در
کروں سرمہ چشم دل خاک کو
دل و جان کے ارمان جائیں نکل
تیری فضل سے کچھ نہیں دور یہ
شہ اولیا مخزن علم دین
ہوئے عصمت اللہ عالیجناب
عنایت سے اول نبی کی بنا
شہ ملک عرفاں حبیب النبی
محمد صدی ہیں بعد ان کے ازدی

Marfat.com

ولی خدا و ولیٔ نبی
جناب محمد ولی الغنی

جو واقف ہیں وہ در ہیں جانتے سبھی
ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی

خلیل الغنی انکے نور نظر
طریقت شناسا حقیقت نگر

بحق جناب ولی الغنی

کروں انکی تعریف کیا کیا رقم
نہ طاقت زباں میں نہ زور قلم

غلامی سے جنکی حاصل ہوئی
اوسی شمر ربی وجاہت ملی

حسیب الغنی سے وہ سرور ہیں
سرفراز دل و جان منظور چمن

مرادیں ہوں پوری سب آغاز کی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول امیں
طفیل بزرگان اصحاب دیں

نہیں حرص سیم و درم کی مجھے
تمنا ہے تیری کرم کی مجھے

سراپا ہوں آلودہ عصیاں سے
مجھے بخشدے اپنے احسان سے

تری ذات غفار و ستار ہے
مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے

اُسی کا یہ ہمدم و دمساز ہے
وہی اسکا مونس ہے ہمراز ہے

کرم سے تو کر ایسی کافر کو دور
وہ توفیق دے جس سے ہو وے نفور

کرے ترک دنیا کے لہو و لعب
عبادت میں تیری رہے روز و شب

نہ پھرے والا مقامی کرے
ترے در پہ ظاہر غلامی کرے

نہ جانے کسیکو یہ دمساز دل
تجھی سے کہے جو کہے راز دل

کیا تو نے پیدا عدم سے مجھے
دیا نور ایماں کرم سے مجھے

کیا دین اسلام سے بہرہ ور
دیا مجھکو ایمان قرآن پر

میں ہوں معتقد انکی ہر بات کا
ولایت کا کشف و کرامات کا

ادا میں کروں شکر تیرا محال
مری کیا حقیقت مری کیا مجال

کہ دنیا میں جبتک جئیں وہ ہوں
ترا تابع حکم بندہ رہوں

دم مرگ ہو فضل سے بہرہ ور
مرا خاتمہ ہووے ایمان پر

محبت تو اپنی عطا کر مجھے
چھڑا سب سے اپنا بنا کر مجھے

گناہوں سے اپنے پشیماں ہوں میں
ندامت سے سر در گریباں ہوں میں

سیہ کاریوں کو تو افشا نہ کر
مجھے دن قیامت کے رسوا نہ کر

بچے رہبری راہ ناصواب
بلا اسکو شیطان خانہ خراب

اسیکے ہے گھنی میں لیل و نہار
وہی اسکا ہمدم وہی غمگسار

مئے جام وحدت پلا دے ابھی
رہ حق پرستی دکھا دے ابھی

تجھے اپنا خالق سمجھتا ہے
تجھی پر دل و جاں سے شیدا ہے

سمجھکر تجھے خاص بندہ نواز
جھکاتا ہے سر آگے فرق نیاز

میں محتاج ہوں تو ہے حاجت روا
سوا تیرے کس سے کروں التجا

ترا فضل ہے تو نے اپنا کیا
محمد کی امت میں پیدا کیا

عنایت کرم سے سحرگاہ و شام
بزرگان دیں کا بنایا غلام

تری نعمتوں کی نہایت نہیں
کمال عنایت کی غایت نہیں

یہی اب ہے یارب مری التجا
یہی آرزو ہے یہی مدعا

خوشی میں ہوں یا غم کے جنجال میں
نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں

غلام شہ انبیا جانکر
سوال نکیرین آسان کر

Marfat.com

فشار لحد ہو نگر سے نجات
مری آل کو خرم و شاد رکھ
نہ گوریں تیرے انعام سے
انہیں خفتگان اجل خواب سے
جگہ دے تہ عرش اعظم مجھے
عملنامہ دو داہنے ہاتھ میں
شفاعت کر اپنے نبی کی نصیب

ہم آغوش گل جیسے صبا صبح
ہمیشہ تہ چرخ آباد رکھ
رہوں حشر تک عیش و آرام سے
پریشان ہوں داغ تپ و تاب سے
عنایت ہو ظل کرم مجھکو
کھڑا ہوں میں ابرار کے ساتھ میں
جو ہیں دونوں عالم میں تیرے حبیب
طفیل انکے دے قصر جنت مجھے

در و والدین مرے اقربا
رہیں دین حق پر رہیں مستقیم
شفاعت سے تو میری جب تو فصیح
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھائی اگر تشنہ جانی اثر
پھر اسوقت حوض کوثر کا
شفیع امم پیشوائے انام
دکھا جلوہ خاص رحمت مجھے

رہیں دونوں عالم میں [illegible]
بشیطان گمراہ کی [illegible]
قیامت کا غوغا [illegible]
تمازت سے ہوں اہل محشر خراب
مجھے آب کوثر سے سیراب کر
حساباً یسیرا کا امیدوار
جناب محمد علیہ السلام

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم اللہ خان صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبان فارسیہ
ز حال خاندان نقشبندان
چو اعز الدین احمد کرد اردو
نسب نامہ مجدد الف ثانی

مصنف شیخ بدر الدین ماہر
مفصل بود از اول تا باخر
پی نفع خلایق گشت ناظم
مع شجرہ و ہم جملہ مظاہر

کریم از بہر لفظ دان تاریخ
وصال احمد کی فضل جواہر
۱۲۱۶ ھ

حق تالیف و تصنیف محفوظ ہے۔ کوئی صاحب بدون اجازت مؤلف رسالہ ہذا کو طبع نفرمائیں جن صاحبوں کو یہ رسالہ درکار ہو [illegible] بذریعہ ویلیوپی ایبل طلب فرمائیں قیمت ۴ ؎
پتہ۔ محمد اعز الدین احمد مالک [illegible] رامپور [illegible]

Marfat.com

اشتہار

حدیقۂ حامدی ریاست رامپور

یہ ہندوستانی نظم و نثر کا (۳۰۶) صفحہ کا رسالہ تقطیع کلاں حسب منشاے سرکار نامی ہندوستان عالی حضور پر نور نواب محمد حامد علی خاں صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام ملکہم معنون ہے۔ اگست ۱۸۹۵ء سے نہایت باقاعدہ طور پر ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شائع ہوتا ہے زمانہ حال کے مسلم الثبوت اساتذہ عالیجناب **منشی امیر احمد صاحب** مینائی مدظلہ العالی اور عالیجناب **محمد امیر اللہ صاحب** تسلیم لکھنوی مدظلہ العالی کا کلام اس میں درج ہوتا ہے ہندوستان کے نامور اور سربر آوردہ شعرا اس کی سرپرستی فرماتے ہیں آخر میں **تاریخ طبقات ناصری** کا ترجمہ اردو دانہ صفحوں پر شائع ہوتا ہے۔ خود طبقات ناصری ایک عجیب و غریب کتاب ہے مگر کلکتہ کے ایشیاٹک سوسائٹی نے اسکو نہایت غلط شائع کیا ہے۔ اس اردو کے ترجمہ میں ان غلطیوں کی اصلاح اور نہایت مفید تحقیقات متوخانہ اور جغرافیہ کی موشگافیاں حاشیہ پر درج ہوتی ہیں کوئی شہر اور مقام ایسا نہیں ہے جسکی بابت حاشیہ میں پوری پوری تشریح نہ ہو کہ وہ مقام کہاں ہے۔ اور اب تک کیا نام ہے ان حواشی سے طبقات ناصری کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ علاوہ اس تاریخ کے **مضامین علمی** بھی اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کے شائع ہوتے ہیں ایک مضمون یہ بھی لکھا گیا ہے کہ عربی و فارسی کے الفاظ کس طرح پر ہماری زبان میں داخل ہیں **علامہ حاجی خلیفہ** کشف الظنون اور **ابو طاہر طیب** کے سوانح عمریاں وغیرہ بھی چھپ رہی ہیں غرض حدیقۂ حامدی کی فخر و ناز ہے۔ باوجود اس قدر ضخامت کے ان خوبیوں کی قیمت محض **بارہ آنہ** سال مع محصول ڈاک ہے۔ **نمونہ کا پرچہ بلا وصول ڈیڑھ آنہ نہیں بھیجا جاتا** اور یہ بھی معلوم ہو کہ قیمت پیشگی روانہ کیا جاتا ہے **خریداران** حدیقۂ حامدی کے واسطے یہ امداد کی بھی ایک صورت نکالی ہے کہ حدیقۂ کے منتظمین اگر کسی خریدار کو ریلوے کی حادثہ سے نقصان پہنچیگا تو حدیقۂ حامدی اسکے وارثوں کو پچیس روپیہ بطور امداد نذر کریگا۔ آئندہ اضافہ بھی کیا جائیگا۔ **صاحبان اخبار** نے جو کچھ اس پرچہ کی نسبت ارشاد فرمایا ہے اسکی اطمینان کے واسطے **خیر خواہ عالم** دہلی نمبر جلد ۲۰ **نظام الملک**

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی ۱۸۹۶ء بمطبع مطلع العلوم مرادآباد رونق انطباع پذیرفت

مرادآباد ... رسالہ الفضل ... اخبار ...

اشتہار

حدیقۂ حامدی ریاست رامپور

یہ ماہواری نظم و نثر کا (۳۶) صفحہ کا رسالہ تقطیع کلاں حسب منشاے سرکار نامی بندگان عالی حضور پرنور نواب محمد حامد علی خان صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام ملکہم معنون ہے۔ اگست ۱۸۹۵ء سے نہایت باقاعدہ طور پر ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شائع ہوتا ہے زمانہ حال کے مسلم الثبوت اساتذہ عالیجناب منشی امیر احمد صاحب مینائی مدظلہ العالی اور عالیجناب محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی مدظلہ العالی کا کلام ہر نمبر میں ہوتا ہے۔ ہندوستان کے تمام اور سربرآوردہ شعرا اسکی سرپرستی فرماتے ہیں آخر میں تاریخ طبقات ناصری کا ترجمہ اردو دس صفحوں پر شائع ہوتا ہے چونکہ طبقات ناصری ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔ گر کلکتہ کے ایشیاٹک سوسائٹی نے اسکو نہایت غلط شائع کیا ہے۔ اسکے اردو ترجمہ میں ان غلطیوں کی اصلاح اور نہایت مفید تحقیقات متورخانہ اور جغرافیہ کی مع تحقیق حاشیہ پر درج ہوتی ہیں کوئی شہر اور مقام ایسا نہیں ہے جسکی بابت حاشیہ میں پورا پورا پتہ نشان نہ ہو کہ وہ مقام کہاں ہے۔ اور اب کیا نام ہے ان حواشی سے طبقات ناصری کی قدر و منزلت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے علاوہ ازیں تاریخی مضامین علمی بھی نہایت عمدہ درجہ کے شائع ہوتے ہیں ایک مستقل مضمون بھی لکھا جاتا ہے کہ عربی فارسی کے الفاظ کس طرح یورپ کی زبانوں میں داخل ہیں علامہ حاجی خلیفہ کشف الظنون اور ابو طاہر طیب کے سوانح عمریاں غیرہ بھی چھپی ہیں غرض حدیقہ حامدی کی قدر دانی ہے۔ باوجود اسقدر ضخامت اور ان اعلیٰ خوبیوں کے قیمت صرف بارہ آنہ سال مع محصول ڈاک ہے نمونہ کا پرچہ بلا وصول ڈیڑھ آنہ نہیں بھیجا جاتا ہے۔ اور یہ ہی قیمت پیشگی روانہ کیا جاتا ہے۔

خریداران حدیقہ حامدی کے واسطے یہ امداد کی بھی ایک صورت نکالی ہے کہ اگر کسی خریدار کو دیلی میں حادثہ سے جانی نقصان پہنچیگا تو حدیقہ حامدی اسکی ورثا کو بطور امداد ... روپیہ نذر کریگا۔ آئندہ اضافہ بھی کیا جائیگا۔ صاحبان اخبار نے جو کچھ اس پرچہ کی نسبت ارشاد فرمایا اسکے ملاحظہ کے واسطے خیر خواہ عالم دہلی نمبر ۱۹ جلد (۲) نظام الملک

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی ۱۸۹۵ء بمطبع مطلع العلوم مراد آباد رونق انطباع پذیرفت

مراد آباد ۵ دسمبر جلد ۱۵۔ رسالہ الخیال لکھنو فروری ... اخبار وفادار ... اخبار نیر اعظم ... دبدبہ آصفی حیدرآباد دبدبہ سکندری رامپور ... المستقیم محمد اعزاز الدین احمد ... حدیقہ حامدی رامپور

مالک مولانا مولوی محمد حسین صاحب نقشبندی مجددی

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

حمد خدای قادر بیچون و بیچگون کہ درین زمان سعادت مشحون کتاب مستطاب مشتمل بر حالات و کرامات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ مسمی بہ

ارتحال مجددی
وصال احمدی

تالیف و تصنیف ناظم و نثار شیرین بیان سخن سنج جناب منشی محمد اعزاز الدین احمد صاحب مالک کتب خانہ عام و گلدستہ حدیقہ حامدی متخلص بہ اعزاز صدیقی نقشبندی مجددی رامپوری

در مطبع مولوی محمد علی موسوم بہ مطلع العلوم مرادآباد طبع

Marfat.com